بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناظر اہل بدعت

مولوی سعید اسد

مناظر اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

موضوع

عبارات اکابر



تمہید

اتحاد و اتفاق ہر زمانے میں ضروری رہا ہے لیکن اس دور میں اس کی مزید ضرورت ہے۔
لیکن دشمنان اسلام مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور باہمی بھائی چارے کو ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔اس کے لئے وہ مختلف قسم کے اختلافات کی آگ بھڑکاتے رہتے ہیں۔تاکہ مسلمانوں کے باہمی انتشار اور اختلاف سے فائدہ اٹھا کر ان کو تر نوالہ بنا کر ان کو ہضم کیا جا سکے۔

یہ اختلافات کبھی شیعت اور سنیت کے نام پر ابھارے جاتے ہیں۔اور جلتی پر تیل کا کام دونوں طرف سے قتل و غارت گری ہے۔اگرچہ سنیت اور شیعت کا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف ہے۔شیعت اور اسلام کی حدود کے درمیان زمین و آسمان کے درمیانی خلا سے بھی زیادہ بعد ہے۔نہ ان کی سرحدیں کبھی آپس میں ملیں نہ عقائد، نہ اعمال۔

انہی اختلافات میں سے تقلید اور عدم تقلید کا اختلاف ہے۔بریلوی دیوبندی اختلاف نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے۔اختلاف یہ ہوتا ہے کہ ایک کا عقیدہ ایک ہو اور دوسرے کا اس سے مختلف ہو۔اور مخالفت کہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر الزام لگائے کہ تیرا عقیدہ یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرے۔یہ کہے کہ تیرا عمل یہ ہے اور دوسرا اس کی نفی کرتا ہو۔

اسی طرح کی مخالفت بریلوی حضرات علماء دیوبند کی کرتے ہیں۔اس کے بارے میں پہلی بات یہ یاد رہے کہ کسی کا عقیدہ اس کے اپنے اقرار سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے کے

الزام سے۔ چنانچہ ایمان مجمل میں یہی بات ہے اقرار بالسان و تصدیق بالقلب کہ انسان جس چیز کی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے وہی اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا اس پر الزام لگادے اور وہ اس کا انکار کرے تو کوئی عقلمند شخص اس کو اس کا عقیدہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرات علمائے دیوبند کے عقائد کی کتاب شرح عقائد نسفی ہے جو ان کے تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔ پھر جونئی تفصیلات شروع ہوئیں ان میں علمائے دیوبند کے جو عقائد ہیں وہ المهند على المفند کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اور اس پر بڑے بڑے علمائے دیوبند کی تصدیقات درج ہیں۔

بریلوی حضرات زیادہ زور علمائے دیوبند پر الزامات لگانے میں صرف کرتے ہیں۔ اور جن برگزیدہ ہستیوں پر الزامات و اتہامات کی بارش کی جاتی ہے ان میں ایک برگزیدہ شخصیت حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ہے۔ جنہوں نے سکھوں کے خلاف میدان کارزار گرم کیا اور دہلی سے بالاکوٹ تک ایسا عظیم الشان تاریخی جہادی سفر کیا جو رہتی دنیا تک مشعل راہ کا کام دے گا۔ اور آنے والے مسلمانوں کی نسلیں قیامت تک انہی کی زندگی کی مشعل سے اپنی عظمت رفتہ کی منازل تک پہنچنے کے لئے راہیں دریافت کریں گی۔

حضرت شاہ شہیدؒ انہی ہستیوں میں سے ہیں کہ جن کے اخلاق و اطوار، عبادات و عقائد، مواخات و معاملات پر بلا شک وشبہ صراط مستقیم کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

آخر ساری زندگی جد و جہد میں گذار کر یہ مرد قلندر سکھوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں جام شہادت نوش فرما کر راہی دار البقا ہو گئے۔ اور یہی وہ برگذیدہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ہندوستان میں سکھوں کے خلاف جہاد کی ابتدا کی اور جہاد کی بنیاد رکھی۔

اعتراضات و اتہامات میں دوسری شخصیت جن کو تختہ مشق ستم بنایا جاتا ہے وہ قاسم العلوم والخیرات، حجۃ اللہ علی الارض، حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دار العلوم دیوبند کی مقدس شخصیت

ہے جن کی پیدائش رمضان المبارک ۱۲۴۸ھ میں ہے اور وصال ۴ جمادی الاولی ۱۲۹۷ھ میں ہے۔ انہوں نے بھی انگریز کے خلاف شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف جرأت و بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ ایک مرتبہ تو فرنگی ان کے حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے شکست سے دوچار ہوا۔ لیکن پھر مزید کمک منگوا کر وہ غالب آیا۔

اور تیسری شخصیت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ہے جو شاملی کے میدان میں حضرت نانوتویؒ کے ساتھ شریک جہاد تھے چنانچہ فرنگی کو ان کے ہاتھوں جو زخم لگے تھے وہ اس کا بدلہ اتارنے کے درپے رہا۔ چنانچہ اسے یہ راستہ نظر آیا کہ ان حضرات کے خلاف پراپیگنڈہ اتنا کیا جائے کہ مسلم عوام ان حضرات سے متنفر ہو جائے۔ چنانچہ ان حضرات کو سامنے رکھ کر ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی گئی کہ یہ معاذ اللہ اللہ عزوجل اور رسول اقدس ﷺ کی توہین کے مرتکب ہیں۔

حالانکہ یہ وہ حضرات ہیں کہ جن کے متعلق تاریخ چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے کہ ان حضرات نے تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کے شجرہ طیبہ کی آبیاری کے لئے بہا چھوڑا اور اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ نبی اقدس ﷺ کی عظمت اور رسالت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ حضرات محض زبانی جمع خرچ پر اکتفا کرنے والے نہیں تھے بلکہ اپنی زندگیوں کو داؤ پر لگا کر خود میدان کارزار میں کودے تھے اور اپنی زندگیوں کا ایک بڑا حصہ جیلوں میں گذارنا تو برداشت کر لیا، لیکن عالم اسلام کی عظمت رفتہ حاصل کرنے کی خاطر کوششیں نہ چھوڑیں۔

ہندوستان کی زمین تو باوجود اپنی وسعتوں کے ان پر تنگ تھی ہی۔ ہندوستان کے علاوہ بھی زمین ان پر تنگ ہی رہی۔ اور اس سلسلہ میں ایک دو سال نہیں بلکہ سو سال تک ان حضرات اور ان کے سرفروشوں سے یہی آنکھ مچولی کھیلی جاتی رہی۔ انگریز کو ان حضرات کی نماز سے دشمنی نہیں تھی کیونکہ کوئی ساری رات نماز پڑھے کسی کافر کے سر میں بھی درد نہیں ہوتا۔ کوئی سارا دن روزہ رکھے کسی کافر کی نکسیر بھی نہیں پھوٹے گی۔ کافر ان حضرات کے جس کام سے پریشان تھا وہ تھا جہاد۔

لارڈ گلسٹن کہتا ہے کہ جب تک دنیا میں قرآن پاک موجود ہے اور قرآن پاک میں مسئلہ جہاد ہے میں اس وقت تک ٹھنڈی نیند نہیں سو سکتا۔ کیونکہ جہاد ایسا فریضہ ہے کہ جب کوئی نوجوان اس کا نام سنتا ہے تو وہ اس چیز سے اس قدر سرشار ہو جاتا ہے کہ پھر اسے اس خاردار راستے پر چلنے سے نہ بیوی کی محبت روک سکتی ہے نہ بچوں سے پیار آڑے آتا ہے، نہ والدین بہن بھائیوں کی محبت پاؤں کی زنجیر بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جاتی ہے کہ اگر زندہ رہا تو غازی مر گیا تو شہید۔ نہ بھوک وافلاس اس کو سر دھڑ کی بازی لگانے سے منع کر سکتا ہے۔ نہ ہی وسائل سے خالی ہونا اس کے لئے اس مشن سے رکاوٹ بن سکتا ہے۔ وہ خالی ہاتھ ہو تب بھی کشت وخون کی وادی میں یہ شعر۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

گنگناتا ہوا کود پڑتا ہے۔ اور سب سے زیادہ ڈر کی چیز جو کہ موت ہے۔ وہ اس کی سب سے محبوب چیز بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا **ان معنا قوم یحبون الموت کما تحبون الخمر.**

کیونکہ اس مرد میدان کو موت کے بعد حیات جاودانی مسکراتی نظر آتی ہے۔ جس کے بارے میں قرآن پاک میں **رب الشہداء والمجاہدین** فرماتے ہیں۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

اور جو انسان موت سے نہ ڈرے اسے دنیا کی کوئی چیز دہشت وخوف میں مبتلا نہیں کر سکتی۔ لہذا اس لئے کفر مختلف طریقوں سے مجاہدین کو بدنام کرنے اور ان کو ختم کرنے پر تلا رہتا ہے۔

چنانچہ انگریز جب شاملی کے جہاد میں کچھ غداروں کی غداری سے کامیاب ہو گیا تو اگر وقتی طور پر مجاہدین کو شکست ہو گئی تھی لیکن وہ جہاد سے پھر بھی اس قدر لرزاں تھا کہ اس نے ...

آدمی تلاش کیے جائیں جو اسلام کے ان سپوتوں کو طرح طرح کے الزامات واتہامات لگا لگا کر بد نام کریں۔

اس سلسلے میں مولوی احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی جس کی پیدائش ۱۸۵۶ء میں ہوئی اور جہاد شاملی کے وقت اس کی عمر صرف ایک سال تھی۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کو اس نے نہیں دیکھا۔ اور حضرت نانوتویؒ کے بھی زندگی کے آخری سال تھے جب یہ پیدا ہوا۔ اس شخص کو خریدا گیا کہ تم علمائے دیوبند کو بدنام کرو۔ اس نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کو بدنام کرنے کے لئے چار کتابیں لکھیں اور اسی طرح حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو بدنام کرنے کے لئے بھی کئی کتابوں کے صفحات سیاہ کیے۔

چنانچہ اس نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی وفات کے ۶۳ سال بعد پہلا رسالہ لکھا جس میں حضرت کے بارے میں یہ پراپیگنڈہ تھا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے۔ حالانکہ حضرت شاہ شہیدؒ کی کتاب تقویۃ الایمان ان کی زندگی میں اتنی مشہور ہو چکی تھی اور چھپ کر ہر جگہ پہنچ چکی تھی۔ ان کی زندگی میں کسی ایک عالم نے بھی حضرت شاہ شہیدؒ کے خلاف ایک کتاب تو کیا ایک صفحہ بھی نہیں لکھا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے، کہ اس کی کتاب میں رسول خدا ﷺ کی شان میں گستاخیاں ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت کی زندگی میں حضرت شاہ شہیدؒ کے خلاف کتابیں کیوں نہ لکھی گئیں اس وقت ان کو گستاخ کیوں نہ کہا گیا تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ اس زمانے میں جہاد اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جاری تھا اگر اس دور میں ان عظیم مجاہدین کے خلاف کوئی زبان درازی یا قلم درازی کرتا تو مسلمان اس پر ہندوستان کی زمین تنگ کر دیتے۔ انگریز کی سازش کے تانے بانے بکھر جاتے۔ اس لئے اس سازش کو پروان چڑھانے کے لئے اس مناسب وقت کا انتظار کیا گیا کہ جس میں یہ سازش بھرپور طریقے پر پھل پھول سکے۔ اور اس کی بدبو کے بھبکوں کو کچھ لوگوں کے دماغ بلا قیل و قال قبول کرتے چلے جائیں۔

چنانچہ اس وقت یہ سازشی دب کر بیٹھے رہے لیکن جب۔

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

کے مطابق شومئی قسمت سے 1857ء کا جہاد تاریخ کے سینے پر اپنے انمٹ نقوش چھوڑ کر بظاہر اپنے مقاصد حاصل کیے بغیر ختم ہو گیا تو فرنگی سامراج نے ان مجاہدین پر ہندوستان کی سر زمین تنگ کر دی۔ کبھی کسی کو پھانسی دی جا رہی ہے تو کسی کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا رہا ہے۔ اگر ایک مجاہد کے جسم پر کوڑے برسائے جا رہے ہیں تو دوسرے کو اس کے اعضائے جسمانی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اب اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے یہ انگریز کے ایجنٹ اٹھے ان حضرات پر بریلی کے فتووں کی توپ سے الزامات کے گولے داغنے شروع کر دیئے اور ان کے پھینکے ہوئے گولے عوام الناس میں وہ کام کر گئے کہ انگریز بھی اپنے چیلوں کی کامیابی پر ششدر کھڑا رہ گیا۔ اور یہ کہنے پر مجبور ہو گیا، واہ! میرے شوخ بچو! جو کام مجھ سے نہ ہو سکا وہ تم نے کر دکھایا۔

چنانچہ اس سلسلے میں حضرت شاہ شہیدؒ پر چار کتابیں لکھی گئیں **الکوکبة الشهابیه علی کفریات ابی الوهابیه، سل السیوف الهندیه علی کفریات بابا النجدیة، سبحان السبوح عن عیب کذب مفتوح** میں ان کو برا بھلا کہا گیا۔ **ازالة العار** میں بھی حضرت شاہ شہیدؒ کے کپڑے اتارنے کی کوشش کی گئی اور پھر ۱۳۲۶ھ میں حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے خلاف ایک فتویٰ مرتب کیا اور ان برگزیدہ شخصیات پر ایسے الزامات لگائے کہ جن کا تصور ان کے فرشتوں کو بھی نہیں آ سکتا تھا۔

اور جب اس نے دیکھا کہ میرے ان الزامات پر کوئی کان دھرنے کے لئے بھی تیار نہیں تو اپنی ناکامی کے زخم چاٹتا ہوا حرمین شریفین میں جا پہنچا۔ اور جہاں ساری دنیا گناہوں سے توبہ کرنے جاتی ہے وہاں بھی یہ جھوٹ بولنے سے باز نہ آیا اور غلط عقائد کو علمائے دیوبند کی طرف منسوب کرتا رہا۔ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولے مگر قادیان میں بیٹھ کر، پنڈت سوامی دیانند نے جھوٹ بولے مگر دہلی میں بیٹھ کر، پنڈت شردانند نے جھوٹ بولے مگر ہوشیار پور میں بیٹھ کر۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں جھوٹ بولنے کے لئے کسی اعلیٰ حضرت کی ضرورت تھی کیونکہ اونی

حضرت کے لئے یہ کام ناممکن تھا۔

چنانچہ جب یہ وہاں سے جھوٹ بول کر فتویٰ لے آیا تو جو معقول طریقہ تھا اس پر عمل کرتے ہوئے علمائے حرمین شریفین نے علمائے دیوبند سے براہ راست ۲۶ سوالات کئے۔ چنانچہ علمائے دیوبند نے شوال ۱۳۲۵ھ میں المهند علی المفند نامی کتاب مرتب کر کے وہاں بھیج دی اور اس پر تمام اکابرین علمائے دیوبند نے دستخط فرمائے اور ان الزامات کو الزامات قرار دیا۔ اور فرمایا کہ ان عقائد والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ سید الانبیاء ﷺ کے ایک بال مبارک کی بھی توہین کرنے والے کو بھی کافر سمجھتے ہیں وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ جو نبی پاک ﷺ کے جوتے مبارک کی تحقیر سے جتوی کہے وہ بھی ہمارے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند نے ان سوالات کے جوابات دے کر علمائے حرمین شریفین کو حکم مان لیا کہ آپ جو فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہے۔

چنانچہ مکہ مدینہ، مصر، حلب، شام کے علمائے کرام نے اس کتاب پر تصدیقات لکھیں کہ یہ لوگ صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ عاشق رسول ہیں اولیاء اللہ ہیں۔ ان پر یہ الزامات بالکل غلط ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان الزامات کی کوئی علمی حقیقت نہیں اس کو مثال سے سمجھیں۔

مثال

ایک مولوی صاحب بہت بڑے شیخ الحدیث تھے ان سے کوئی چوہدری صاحب ناراض ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ مولوی صاحب کو مسجد سے نکال دیں۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا کہ یہ شخص گستاخ رسول ہے اس پر لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ساری عمر مولوی صاحب کو دیکھتے آئے ہیں کہ یہ تو ظاہر و باطن سے فنافی الرسول شخص ہے تو کیسے کہہ رہا ہے کہ یہ گستاخ رسول ہے۔ اس نے کہا کہ میں ابھی ثابت کرتا ہوں۔ حضرت کے پاس آئے تو اس چوہدری نے کہا کہ حضرت ہم حاضر خدمت ہوئے ہیں آپ کچھ احادیث سنائیں اور ان کا ترجمہ بھی تا کہ ہمارا ایمان تازہ ہو۔

اب حضرت نے جب حدیث پڑھی اور قال رسول اللہ پڑھا تو چوہدری کھڑا ہو گیا کہ یہ گستاخ رسول ہے۔ یہ ہمارے نبی کو کالا کہتا ہے اور ایک دفعہ بھی کالا نہیں بلکہ دو دفعہ کالا کہا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ سے زیادہ حسین دنیا میں اللہ نے کسی کو نہیں بنایا۔ اب شیخ الحدیث صاحب کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی لیکن ان پر الزام لگا دیا گیا اور شور کیا جا رہا ہے۔ کہ اس نے دو دفعہ ہمارے نبی کو کالا کہا ہے۔ یہ مثال ہے الزام کی۔

اسی طرح لکھنؤ میں ایک مرتبہ مشاعرہ تھا اور حضرت حسین ؓ پر نظمیں پڑھی جا رہی تھیں شاعر نے شعر پڑھا کہ۔

کان نبی کا گوہر یکتا حسین ہے

اس پر دو چار آدمی کھڑے ہو گئے کہ یہ گستاخ کہاں سے آ گیا ہے کہ ہمارے نبی کو کانا کہ رہا ہے اب اس بیچارے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ میرے شعر کا یہ مطلب لیا جائے گا۔

اس نے شعر کو بدلا چونکہ سمندر سے بھی موتی نکلتے ہیں اس لئے اس نے پڑھا۔

بحر نبی کا گوہر یکتا حسین ہے

اتنی دیر میں اعلیٰ حضرت بمع اپنے رفقاء کے جوتیاں لے کر سٹیج پر پہنچ چکے تھے کہ یہ آدمی ڈبل کافر ہے۔ پہلے ہمارے نبی کو کانا کہا اور اب بہرا بھی کہہ رہا ہے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ جامعہ خیر المدارس جب جالندھر سے ملتان آیا تو جب پہلا سالانہ جلسہ رکھا گیا تو اشتہار شائع کروائے گئے اور روزانہ تانگے پر بھی اعلان کروایا جاتا کہ آج فلاں مولوی صاحب کا بیان ہوگا اور آج فلاں کا۔ تو آگے آگے ہمارا تانگہ اعلان کرتا جا رہا ہوتا اور ہمارے پیچھے پیچھے بریلویوں کا تانگہ بھی اعلان کرتا آ رہا ہوتا۔ ہمارا تانگہ اگلے چوک پر پہنچتا تو بریلویوں کا تانگہ پچھلے چوک پر پہنچ جاتا اور اعلان کیا ہوتا ان دیوبندیوں کو اور چندہ دیا کرو (چونکہ اشتہار پر لکھا ہوتا مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا اب وہ اس کو اس طرح پڑھتے) مستو، رات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا۔ اب اشتہار شائع کرنے

والے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ ہمارے اشتہار کا یہ مطلب نکالا جائے گا کہ مستوں، بدمعاشوں کے لئے رات کے انتظام ہو رہے ہیں۔

جب انسان اس حالت پر پہنچ جائے تو اس کا کوئی حل نہیں اور یہی حال بریلوی حضرات علمائے دیوبند کی عبارات کے ساتھ کر رہے ہیں۔ آج سے نوے سال قبل علمائے دیوبند نے ان الزامات سے اپنی براءت بھی ظاہر کر دی اور علمائے حرمین نے بھی یہ بات تسلیم کر لی کہ یہ الزامات واقعی الزامات ہیں اور حقیقت کے ساتھ ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں اور علمائے دیوبند صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں۔ لیکن بریلوی حضرات آج بھی یہ الزامات پھیلا رہے ہیں۔

رسول اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو کسی دوسرے کو کافر کہے اور وہ اگر کافر نہ ہو تو کفر واپس اسی پر لوٹ آتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے مضمون کا مشاہدہ آج ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں کہ مولوی احمد رضا نے کفر کا جو فتوٰی اکابرین علمائے دیوبند پر لگایا تھا وہ واپس اس پر لوٹ کر آ گیا ہے۔

مولوی احمد رضا نے حضرت نانوتویؒ پر بڑے زور شور سے یہ اعتراض کیا کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔ اور جو اس کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ چنانچہ حسام الحرمین میں اس نے اس پر زور دیا۔ اب یہ الزام اس نے حضرت پر کیسے لگایا کہ حضرت نانوتویؒ کی ایک کتاب تحذیر الناس ہے اب احمد رضا نے ایک عبارت صفحہ ۲ سے ایک صفحہ ۱۵ سے ایک صفحہ ۳ سے لی اور ان تینوں کو ملا کر ایک فقرہ بنا دیا گیا۔ حضرت نانوتویؒ تو انسان ہیں اگر یہ ظلم کوئی اللہ کی کتاب قرآن پاک سے بھی کرنا شروع کر دے تو اس کا مطلب بھی کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر قرآن پاک میں ایک جگہ پر آتا ہے۔

﴿ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت﴾.

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ اب آدھی آیت کو یہاں سے لے

لے آدھی آیت یہ لے لے۔

﴿سيدخلون جهنم داخرين﴾

عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔ اب اس میں ایک نقطہ نہ زائد کیا گیا ہے نہ کم۔ لیکن کوئی مسلمان اس کو قرآن کی آیت نہیں کہے گا اور نہ اس کے مفہوم کو قرآن کا مفہوم۔ پس معلوم ہوا کہ اگر یہ ظلم خدا کی پاک کتاب سے کیا جائے تو وہاں بھی معنی بدلا جا سکتا ہے۔ اور یہی کام مولوی احمد رضا نے مکہ مدینہ میں جا کر کیا۔

برایں عقل و دانش بباید گریس

چنانچہ مولوی احمد رضا نے تین مختلف جگہوں سے عبارتیں کاٹ کر پیش کیں۔ حالانکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۰ پر یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ رسول پاک ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن پاک کی آیت خاتم النبیین سے بھی ثابت ہے پھر متواتر حدیث لا نبی بعدی سے بھی ثابت ہے جس طرح نماز کی رکعات متواتر احادیث سے ثابت ہیں اگر کوئی نماز کی رکعات کا انکار کرے جیسے یہ شخص کافر ہے ویسے ہی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسے تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔

(تحذیر الناس صفحہ ۱۰ تا ۱۳)

اب مولانا نانوتوی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کو کافر کر رہے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت وہاں جا کر جھوٹ بولنے پر تلے ہوئے ہیں کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں وہ کافر ہیں اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

چونکہ حضرت نانوتویؒ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے۔

من عاد لی ولیا فقد اذنته بالحرب. (۱)

(۱)۔۵۵۳باب الریاء و السمعة

وعن عمر بن الخطاب انه خرج یوما الی مسجد رسول الله ﷺ فوجد معاذ ابن جبل قاعدا عند قبر النبی ﷺ یبکی فقال ما یبکیک قال یبکینی شیء سمعته من رسول الله ﷺ سمعت رسول الله ﷺ یقول ان یسیر الریاء شرک ومن عادلی ولیا فقد بارز الله بالمحاربة ان الله یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یتفقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبهم مصابیح الهدی یخرجون من کل غبراء مظلمة.

ترجمہ۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی طرف نکلے تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو نبی اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھا ہوا پایا کہ وہ رو رہے تھے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رلایا ہے فرمایا مجھے اس چیز نے رلایا ہے جسے میں نے نبی اقدس ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اقدس ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اس نے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کیا بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نیک متقی کمزور (معاشرے میں ہلکے قسم کے) لوگ جو جب غائب ہوں تو گم نہ پائے جائیں یعنی لوگوں کو ان کے نہ ہونے کی پروا نہ ہو اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جائیں اور نہ قریب کئے جائیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تنگ مصیبت سے نکل جائیں گے۔ ایسے لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔

جو میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

قال محمد بن يوسف الصالي الدمشقي الشافعي المتوفى سنة ٩٤٢ه روى البخاري وابن حبان عن ابى هريرة والامام احمد في الزهد وابن ابى الدنيا وابو نعيم في الحلية والبيهقي في الزهد والطبراني من طريق اخر عن عائشة والطبراني والبيهقي عن ابى امامة واسماعيل في مسند على والطبراني عن ابن عباس وابو يعلىٰ والبزار والطبراني عن انس و ابو يعلى عن ميمونة بنته الحارث والطبراني بسند جيد عن حذيفة وابن ماجه وابو نعيم في الحليه عن معاذ بن جبل ان رسول الله ﷺ قال ان الله تعالىٰ قال من عا لى وليا (وفي آخر من آذى لى وليا وفي آخر من اذل و في آخر من اهان) ولى المؤمن فقد آذنته بالحرب (وفي آخر بحرب وفي آخر فقد استحل محاربتي وفي آخر فقد بارزني بالحرب) (عقود الجمان ص ٢٨)

ترجمہ۔ محمد بن یوسف الصالی الدمشقی الشافعی متوفی ۹۴۲ھ فرماتے ہیں روایت کیا امام بخاری اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ سے امام احمد ابن ابی الدنیا ابو نعیم بیہقی اور طبرانی [illegible]ت عائشہؓ سے طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابو امامہؓ سے اسماعیل نے مسند علیؓ [illegible] حضرت علیؓ سے طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ابو یعلیٰ بزار اور طبرانی نے حضرت انسؓ سے ابو یعلیٰ نے حضرت میمونہ بنت حارث سے طبرانی نے حضرت حذیفہؓ سے ابن ماجہ اور نعیم نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ اس نے مجھ سے مقابلہ

اس لئے اللہ تعالٰی نے وہ کفر اس پر واپس لوٹا دیا اور خود ایسی باتیں لکھ بیٹھا جو اس کے گلے

آرائی کی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں اس کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہوں جو بوقت جنگ مقابل اپنے دشمن سے کرتا ہے۔

وفی بعض الاحادیث القدسیه انی لاغضب الاولیائی کمایغضب اللیث للجرد (ایضاً ص ۲۱)

ترجمہ۔ میں اپنے اولیاء کی حفاظت میں ایسا غضبناک ہوتا ہوں جیسے شیر اپنے بچہ کی حفاظت میں۔

وروی الامام احمد فی کتاب الزهد عن وهب بن منبه رحمه الله تعالیٰ ان الله عزوجل قال لموسیٰ بن عمران حین کلمه اعلم ان من اهان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربة وبارزنی عرّض نفسه ودعانی الیها وانا اسرع شیء الی نصرة اولیائی افیظن الذی یحاربنی ان یقوم لی ؟ او یظن الذی یعادینی ان یعجزنی ؟ ام یظن الذی یبارزنی ان یسبقنی او یفوتنی؟ کیف وانا ناصر لهم فی الدنیا والاخرة افلا اکل نصرهم الی غیری. (ایضاً ص ۲۹)

ترجمہ۔ امام احمد نے کتاب الزہد میں وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالٰی نے جب موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں تو یہ بھی فرمایا غور سے سن لو جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے مجھ سے جنگ کے لئے طلب کر کے اپنے آپ کو میرے مقابلہ میں کھڑا کیا اور مجھے مقابلہ کی دعوت دی میں اپنے اولیاء کی مدد میں بہت جلدی کرنے والا ہوں جو شخص مجھ سے جنگ کرنا چاہتا ہے کیا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ میرا مقابلہ کرے گا یا مجھے عاجز کر دے گا، یا مجھ سے آگے نکل جائے گا، مجھ سے بچ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ میں اپنے اولیاء کا دنیا و آخرت میں مددگار ہوں ان کی نصرت غیروں کے حوالے ہرگز نہ کروں گا۔

علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کی تفصیل کی غرض سے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا

کے لئے کفر کا طوق ثابت ہوئیں۔ چنانچہ الکوکبۃ الشھابیہ میں لکھتا ہے کہ۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو صراحتًا نبی بناتے تھے۔ اور لکھتا ہے کہ دنیا میں کسی کے لئے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتًا اس کی نبوت کا دعویٰ ہے۔

(الکوکبۃ الشھابیہ صفحہ ۱۷۔۱۸)

لکھتا ہے۔

المکالمة شفاها منصب النبوة بل اعلیٰ مراتبها و فيه مخالفة لما هو من ضروريات الدين وهو انه ﷺ خاتم النبيين عليه وافضل الصلوة المصلين.

نام ہے القول الجلی فی حدیث الولی. اور الحاوی للفتاویٰ میں علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو مختلف الفاظ کے ساتھ مختلف راویوں سے نقل کیا ہے۔

۱۔ عن انس ابن مالکؓ عن النبی ﷺ عن جبرئیل عن الله يقول عز و جل من اهان لی وليا فقد بارزنی بالمحاربة و انی لاغضب لاوليائی كما يغضب الليث المردو ما تقرب الی عبدی. الخ.

۲۔ عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من اذیٰ لی وليا فقد استحل محاربتی و ما تقرب الی عبدی بمثل الفرائض.

۳۔ عن ميمونة ام المؤمنين ان رسول الله ﷺ قال قال الله عز و جل من اذیٰ لی وليا فقد استحل محاربتی وما تقرب الی عبدی بمثل اداء الفرائض. الخ.

۴۔ عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ يقول تعالیٰ من عادلی ولياً فقد ناصبنی بالمحاربة. الخ.

۵۔ عن ابی امامة عن رسول الله ﷺ قال ان الله تعالی يقول من اهان لی ولياً فقد بارزنی بالمحاربة. الخ

ترجمہ۔

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں سے اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کا دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

(الکوکبۃ الشھابیہ ص ۱۸۔۱۹۔)

پھر لکھتا ہے۔

اس قول ناپاک میں اس قائل بے باک نے صاف صاف تصریحیں کی ہیں کہ وہ علم میں انبیا کے برابرو ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انہیں باطنی۔ وہ انبیاء کی مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بتانا ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔

(الکوکبۃ الشھابیہ ص ۲۲۔مع حاشیہ)

ازاں جملہ یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے بے وساطت نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعوی ہے۔

(الکوکبۃ الشھابیہ ص ۲۲)

مزید لکھتا ہے۔

اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل اور سادہ لوح تھے نبی بنایا۔

(الکوکبۃ الشھابیہ ص ۲۳)

پیر جی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام کے ساتھ ﷺ کہنا شروع ہو گیا تھا۔

(الکوکبۃ الشھابیہ ص ۲۶)

پاسبان حق @ یاہو ڈاٹ کام

اس میں مولوی احمد رضا نے اقرار کیا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت نبی گویا مرزائی تو مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں لیکن اسماعیل شہیدؒ اپنے پیر کو صاحب شریعت نبی مانتا تھا مرزائیوں سے بھی آگے بڑھ کر۔ اس کے باوجود لکھتا ہے کہ میں اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہیں کہتا بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اس کو کافر نہ کہا جائے (تمہید الایمان کی یہ عبارت آگے آرہی ہے۔) اب حسام الحرمین کا جو فتویٰ تھا اس میں صاف موجود تھا کہ جو ختم نبوت کے منکر کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے۔

اب یہ فتویٰ جو حاصل کرنے کے لئے حرمین میں بھی جھوٹ بولنا پڑا وہ مولانا نانوتویؒ اور شاہ شہیدؒ پر تو نہ لگا لیکن خود اعلیٰ حضرت کے کام آگیا۔

پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

خود اعلیٰ حضرت اپنے فتوے کے اندر ہی پھنس کر رہ گئے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کیونکہ احمد رضا خود کہتا ہے کہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اپنے پیر کو عام نبی نہیں بلکہ صاحب شریعت نبی مانتے تھے وہ ختم نبوت کے منکر تھے اس کے باوجود کہتا ہے کہ میں شاہ شہیدؒ کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اپنے اس لائے ہوئے فتوے کے مطابق وہ کافر ہے۔ اس لئے ہم حسام الحرمین کا وہ فتویٰ مولانا احمد رضا کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں۔

عطائے تو بلقائے تو

ساتھ یہ بھی تائیداً کہتے ہیں۔

کہ حق بحقدار رسید

کہ جس کا حق تھا اس کو پہنچ چکا ہے۔

دوسرا الزام

دوسرا الزام جو یہ حضرات ہم پہ لگاتے ہیں کہ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

بالفعل بھی جھوٹ بول سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات قطعاً فتاویٰ رشیدیہ میں موجود نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں تو اس کے برعکس موجود ہے کہ جو یہ کہے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے وہ کافر ہے۔

ومن اصدق من اللہ قیلا

اللہ سے زیادہ اور کون سچا ہوسکتا ہے۔

اب اندازہ لگائیں حضرت گنگوہیؒ ایسے آدمی کو کافر کہہ رہے ہیں اور احمد رضا مکے اور مدینے میں بیٹھ کر جھوٹ بول رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے کوئی کہے

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

البتہ تحقیق وہ لوگ کافر ہیں جو مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ سمجھتے ہیں۔

اب کوئی پادری ﴿لقد کفر الذین قالوا﴾ چھوڑ دے اور کہے قرآن میں صاف طور پر موجود ہے۔

إنَّ اللہ ھو المسیح ابن مریم

شک کی بات نہیں کہ مریم کا بیٹا مسیح اللہ ہے۔ اور کہے کہ دیکھو قرآن میں ہے کہ بغیر شک وشبہ کے مریم کے بیٹے کو خدا ماننا چاہئے۔ حالانکہ قرآن نے اس عقیدے کو کفر کہا ہے اور اس کو ماننے والے کو کافر۔ اب جیسا جھوٹ یہ پادری قرآن کے ذمے لگا رہا ہے ایسا ہی جھوٹ احمد رضا بریلوی شاہ شہیدؒ کے ذمے لگا رہا ہے۔ چنانچہ اس فتوے کا حساب وکتاب بھی وہی ہوا جو پہلے کا ہوا کہ یہ فتویٰ احمد رضا پر واپس لوٹ گیا چنانچہ خود احمد رضا لکھتا ہے۔

اسماعیل شہیدؒ کہتا ہے کہ یہاں صاف اقرار ہے کہ کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو کوئی حرج نہیں حرج اس پر ہے کہ بندے اس جھوٹ پر مطلع ہوں۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۴)

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ سب خدا کی پاک ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا، پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنا سب کچھ داخل ہے اس قول خبیث کی کفریات حد شمار سے خارج ہیں۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۴)

یہاں احمد رضا اقرار کر رہا ہے کہ مولوی اسماعیل شہیدؒ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کھاتا بھی ہے، پیتا بھی ہے، سوتا بھی ہے، پاخانہ بھی پھرتا ہے، پیشاب بھی کرتا ہے، چلتا بھی ہے، ڈوبتا بھی ہے مر بھی سکتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ اللہ عزوجل ہر نقص اور عیب سے آلودہ ہے یہ اس کا عقیدہ ہے۔ اور اس کے بعد یہ لکھتا ہے کہ۔

جن چیزوں کی نفی سے اللہ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل سے ہوسکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی۔ سونا، اونگھنا، بہکنا سب باتیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

اور فتاوی رضویہ ص ۱۹۷ ج ۱ پر لکھتا ہے۔

وہابی ایسے خدا کو مانتا ہے جو مکان سے پاک ہے، جس کا کھانا ممکن، پینا ممکن، پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ، بھرنے کا پیٹ، مردی اور زنی کی علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔ یعنی اس کے ساتھ مردوں والا آلہ تناسل بھی ہے اور عورتوں والی اندام نہانی بھی ہے۔ صمد نہیں جوف دار کھکل (کھوکھلا) ہے۔ خنثیٰ مشکل ہے یعنی کھسرا ہے یہ پتا نہیں چلتا کہ مرد سے کھسرا بنا ہے یا عورت سے۔ یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا

بنا سکتا ہے یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے، ڈوبھی سکتا ہے، زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے، اس کے ماں، باپ، جورو، یعنی بیوی، بیٹا، سب ممکن ہیں۔ بلکہ ماں، باپ، سے ہی پیدا ہوا ہے ربڑ کی طرح پھیلتا اور سکڑتا ہے برھما کی طرح چومکھا ہے۔ یعنی اس کے چار چہرے ہیں جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے۔ جو بندوں کے خوف سے جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں بندوں سے چہرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔ ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ۔ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا ہے تو خبر جھوٹی۔ سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت کہلائے۔

تو اس قسم کی پچپن باتیں لکھی ہیں جو ایک مسلمان پڑھ بھی نہیں سکتا۔

واقعہ۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ نے جب ایک عدالت میں جج صاحب کو یہ عبارت سنانی شروع کی تو جج نے کہا میں یہ عبارت دیکھ کر لکھ لیتا ہوں کیونکہ دروازے پر جو چپڑاسی کھڑا ہے وہ عیسائی ہے وہ کیا کہے گا کہ مسلمانوں کی کتابوں میں ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

یہاں یہ صاف اقرار کر رہا ہے کہ یہ عقیدے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ کہتا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ کو کافر کہنا جائز نہیں کیونکہ ہم اھل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع کئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اگر ایک عبارت میں سو احتمال بھی ہوں اور ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور ایک ایمان کا ہو پھر بھی اس کو مسلمان کہنا چاہئے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔

وھو الجواب وبه يفتیٰ و عليه الفتوىٰ وھو المذھب وعليه الاعتماد وفيه السلامة وفيه السداد.

یعنی یہی جواب ہے اور اس پر فتویٰ ہو اور اس پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اس پر

اعتاد اور اس میں سلامت اور اس میں استقامت نیز سبحان السبوح کے حوالے سے لکھتا ہے

حاش للہ حاش للہ ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں۔ اگر چہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔

فان الاسلام یعلوا و لا یعلی.

(تمہید الایمان ص ۴۳)

مولانا محمد امین صفدر صاحب نے ایک عدالت میں بریلوی حضرات سے یہی سوال کیا کہ کہ یہ جو عبارت ہے کہ۔

اللہ تعالیٰ مفعول بھی ہے، لونڈے بازی کرواتا بھی ہے۔

اس میں سو واں نہیں بلکہ کروڑ واں احتمال ہی مجھے اسلام کا نکال کر دکھا دو اور یہ کہنا کہ۔

اس کے ساتھ مردوں والی نشانی بھی ہے عورتوں والی بھی خنثیٰ مشکل ہے۔

اس میں کروڑ واں احتمال ایسا نکالو جس سے اسلام کا پہلو نکل سکتا ہو۔ یہ علمائے دیوبند کثر اللہ سوادھم کی کھلی کرامت ہے کہ وہ فتویٰ جو احمد رضا ان حضرات کے لئے حرمین سے لے کر آیا حق تعالیٰ شانہ نے اس پر واپس لوٹا دیا۔ حسام الحرمین میں یہی لکھا ہے کہ جو خدا کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

چنانچہ احمد رضا اپنے اس فتوے کی رو سے کافر ہو گیا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ شاہ شہیدؒ کا یہ عقیدہ ہے لیکن اس کے باوجود اسے کافر نہیں کہنا چاہئے کیونکہ ان عقائد میں اسلام کا پہلو بھی چھپا ہوا ہے جو احمد رضا کو ہی نظر آیا ہے وہ اور کسی مسلمان کو آج تک نظر نہیں آیا نہ کوئی مسلمان نکال سکتا ہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا (تفسیر بلغۃ الحیر ان ص ۱۷۹)

حالانکہ تفسیر بلغۃ الحیر ان میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ رسول پاک ﷺ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ بات بریلویوں کی اپنی کتاب انوار ساطعہ میں لکھی ہے کہ ہم تو ہر جگہ حضور ﷺ کا حاضر ناظر ہونا محفل پاک ناپاک میں نہیں مانتے لیکن شیطان کا ہر پاک ناپاک محفل میں موجود ہونا یہ سب کے ہاں مانا ہوا ہے۔ اب یہ عقیدہ بریلوی مولوی عبدالسمیع کا ہے مولانا نے تو صرف اس کا رد کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے قیاسات سے مسائل ثابت نہیں ہوتے اور اگر یہ شیطان کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتا ہے اور اس پر قیاس کر کے کہتا ہے کہ حضور ﷺ شیطان سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی حاضر ناظر ہونے چاہئیں مولانا نے اس پر لکھا ہے کہ مولوی عبدالسمیع مسلمان ہے اور مسلمان شیطان سے افضل ہے تو مولوی عبدالسمیع کو ہر جگہ حاضر ناظر ہونا چاہئے۔

اب مولانا گنگوہیؒ تو ان عقائد کا رد کر رہے ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنے عقائد ثابت کرنے کے لئے کبھی آپ ﷺ کی مثال شیطان کے ساتھ دے رہے ہیں کبھی گدھے کے ساتھ۔ پھر بھی توہین رسالت کا الزام ہمارے اوپر۔ دن رات احمد رضا کی ذریت یہ پراپیگنڈہ کر رہی ہے کہ دیوبندی گستاخ رسول ہیں احمد رضا کا اپنا نظریہ عظمت رسول کے بارے میں کیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

وہابیو! تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی ﷺ کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۶)

کسی چوڑے چمار کا تو کیا ذکر مسلما تو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء کی اولیاء علیہم السلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص ۲۸)

مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں پر غور کرو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے۔ اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر ہے۔ مسلمانو! للہ انصاف کرو ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان وقلم سے نکلنے کا ہے حاشاللہ پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو انہوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں۔ شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی ﷺ تمہارے سچے رسول ﷺ کی کی نسبت لکھے ہوں کہ انہیں مواخذہ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے اس نے کس جگر سے محمد رسول اللہ کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب ودشنام کے الفاظ لکھ دئے ہیں اور روز آخرت اللہ عزیز غالب وقہار کے غضب عظیم وعذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔

(الکوکبۃ ص ۳۱)

ان عبارتوں میں احمد رضا صاف طور پر اقرار کر رہا ہے کہ اسماعیل دہلویؒ نے رسول پاک ﷺ کو ایسی ایسی گالیاں دی ہیں جو کسی بڑے سے بڑے کافر نے بھی نہیں دیں اور چوڑھا چمار کہا ہے۔

ہم خان صاحب کی اس منطق پر حیران ہیں کہ اگر خان صاحب کو کوئی شخص چوڑھا چمار کہہ دے تو یہ اس سے سوواں پہلو بھی نہیں نکال سکتا کہ یہ میری عزت کا پہلو موجود ہے۔ اب جو شخص صاف کہہ رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت چوڑھے چمار ہیں بلکہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور یہ کہے کہ مرکر مٹی میں مل چکے ہیں اور ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہا اور حیات النبی ﷺ کا انکار کرتا

ہے اور کوئی شخص معاذ اللہ آپ ﷺ کے خیال کو گدھے کے خیال سے بھی بدتر قرار دے مولوی احمد رضا کہتا ہے ایسا شخص اہل لا الہ الا اللہ سے ہے اور چونکہ اس کی ان باتوں میں اسلام کا پہلو موجود ہے اس لئے میں انہیں کافر کہنے کے لئے تیار نہیں۔

اب واضح بات ہے کہ جو فتویٰ حسام الحرمین میں احمد رضا حرمین سے لایا تھا جب اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی تو یہی فتویٰ مولوی احمد رضا پر چسپاں ہو گیا۔ کیونکہ وہ اللہ کے نبی ﷺ کو صاف گالیاں لکھنے والے کو بھی کافر کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور اس فتویٰ میں ہے کہ جو اللہ کے نبی ﷺ کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور جو اس کو کافر کہنے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو ہے ایسا علم زید، بکر سب موجود جانوروں کو بھی ہے۔

(حفظ الایمان)

حفظ الایمان میں یہ الفاظ بالکل موجود نہیں۔ جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ جب انہوں نے یہ عقیدہ گھڑا کہ اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی طرح ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور یہ ثابت کرنے کے لئے معاذ اللہ حضور ﷺ کو شیطان کے ساتھ تشبیہ دینے کی کوشش کی گئی۔ جب انہوں نے حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنا شروع کیا تو ان سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید میں تو عالم الغیب والشہادۃ اللہ تعالیٰ کو کہا گیا ہے۔ آپ حضور ﷺ کو عالم الغیب کس دلیل سے کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ کہا کہ بعض غیب کی باتوں کا تو جانوروں کو بھی علم ہوتا ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ۔

ایک بادشاہ ایک بزرگ کو ملنے گئے تو اس بزرگ کے سامنے بہت سے سیب رکھے ہوئے تھے ان میں ایک خوبصورت سیب تھا تو بادشاہ نے دل میں کہا اگر یہ بزرگ اپنے ہاتھ سے یہ سیب اٹھا کر مجھے دے گا تو پھر میں سمجھوں

گا کہ یہ ولی اللہ ہے تو اس بزرگ نے اپنے ہاتھ میں سیب اٹھایا اور اٹھا کر کہنے لگے کہ ہم مصر میں گئے تھے وہاں ہم نے ایک گدھا دیکھا جو غائب کی باتیں بتاتا تھا اس کا مالک گدھے کی آنکھیں باندھ کر کسی کی جھولی میں کوئی چیز ڈال دیتا گدھا اس کے سامنے جا کر سر جھکا دیتا اور یہ کہتے ہوئے اس بزرگ نے سیب بادشاہ کو پکڑا دیا کہ اگر ہم بھی دل کی بات جان لیں تو ہم گدھے جیسے تو ہو ہی جائیں گے۔

(ملفوظات جلد ۴)

دیکھیں احمد رضا خود یہ بات ثابت کر رہا ہے کہ اللہ والے گدھوں کو بھی عالم الغیب مانتے ہیں۔ اب رسول اقدس ﷺ کا علم غیب ثابت کرنے کے لئے اس نے معاذ اللہ گدھے کی مثال پیش کر دی۔ اس پر ہمارے علماء نے اس کو الزامی طور پر جواب دیا کہ جب بعض علم غیب تو گدھوں کے لئے بھی مانتا ہے اور بعض علم غیب بچوں اور دیوانوں کے لئے بھی مانا جاتا ہے پھر تو نے رسول پاک ﷺ کی کیا تعریف کی۔

اب اس کی بجائے کہ احمد رضا اس کا جواب دیتا اس نے کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق مکہ میں جا کر الٹا علمائے دیوبند پر الزام لگا دیا کہ یہ مولانا تھانوی کا اپنا عقیدہ ہے حالانکہ حکیم الامت نے چند سطروں کے بعد اس کتاب میں اپنا عقیدہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ علوم جو لازم نبوت تھے حضرت پاک ﷺ کو بتمامہا عطا فرما دئے گئے تھے۔ یعنی جو علوم نبوت کے لئے لازم تھے وہ تمام کے تمام آپ ﷺ کو عطا فرما دئے گئے تھے اور یہ علوم شرعیہ ہیں۔

مثال۔

مثال کے طور پر یہ شرعی مسئلہ ہے کہ بکرا حلال ہے اور خنزیر حرام ہے۔ یہ مسئلہ نبی بتاتا ہے لیکن اس شرعی مسئلہ کو جاننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ نبی کو یہ بھی پتا ہو کہ کل خنزیر دنیا میں کتنے ہیں اور کتنے ہوں گے، اور کل بکرے دنیا میں کتنے ہیں اور کتنے ہوں گے، اور وہ کہاں کہاں مریں

گے۔ مرنے کے بعد ان کے بال اور اجزاء کہاں کہاں بکھریں گے۔ ان باتوں کا تعلق علم شریعت اور علم نبوت کے ساتھ نہیں ہوتا ہاں البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ علوم نبوت آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ مطہرہ پر مکمل کر دئے گئے اور ارشاد فرما دیا گیا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

بعد میں حضرت تھانویؒ نے اس عبارت کو تبدیل بھی کر دیا تھا لیکن ابھی تک احمد رضا کے چیلے اس کو پھیلا رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت شاہ شہیدؒ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی ہو گئے۔ یہ بھی شاہ شہیدؒ پر الزام ہے حالانکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں مر کر قبر میں دفن ہو جاؤں گا اور یہ آپ کے قبر میں دفن ہونے کا کوئی کافر بھی نہیں انکار کر سکتا مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا روضہ اطہر موجود ہے اور مسلمان و کافر یہ مانتے ہیں کہ حضرت پاک ﷺ روضہ اطہر میں مدفون ہیں۔ تقویۃ الایمان میں یہی لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن آغوش لحد میں سو جاؤں گا۔

یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں۔ مولانا کی پوری عبارت پیش نہیں کی جاتی حالانکہ آگے ہی مولانا لکھتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندے ہی اس دنیا وآخرت میں اللہ کی رحمت کا سبب بنتے ہیں۔ اور بریلیوں کو تو اس عبارت پر کوئی اعتراض کرنے کا کوئی حق ہی نہیں کیونکہ یہ حضرات صاف طور پر لکھتے ہیں کہ مولوی غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والے رحمۃ للعلمین ہیں۔

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان بشکل صدر دین خود رحمۃ للعلمین آمد۔

(دیوان محمدی)

اسی طرح یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ ان کے ہاں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں چنانچہ یہ عبارت پیش کرتے ہیں کہ۔

مکتبہ دارالعلوم

انبیاء اگر اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ اب اس عبارت کو بھی نقل کرنے میں بددیانتی کی جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کہ عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

اب یہاں بظاہر کا لفظ بڑھا کر بتایا جا رہا ہے کہ نبی کے عمل سے امتی کا عمل کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ بلکہ ہمارا علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے کہ غیر صحابی اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے اور صحابی رسول ایک کھجور بھی صدقہ کر دے تو اس کا ثواب صحابی کے ثواب کے برابر نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ایک تسبیح کے برابر پوری امت کا ثواب بھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ بظاہر امتی کا عمل بعض اوقات نبی سے بڑھ جاتا ہے جیسے معراج کی رات حضور ﷺ پر نمازیں فرض ہوئیں اور آپ ﷺ نے کل پندرہ یا سولہ سال نمازیں پڑھیں لیکن آج بہت سے مسلمان ایسے ملیں گے کہ جنہوں نے ساٹھ ستر سال پانچوں نمازیں پڑھیں تعداد کے اعتبار سے یہ زیادہ ہیں۔ نبی اقدس ﷺ نے ایک حج فرمایا لیکن آج بہت سے لوگ ایسے ملیں گے کہ جنہوں نے بیس بیس حج کئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ان کے حج زیادہ ہیں۔ آپ پر قرآن حجۃ الوداع کے موقع پر ختم ہوا آپ ﷺ نے اس کے بعد کچھ قرآن ختم کئے لیکن آج کتنے لوگ ایسے ہیں جو روزانہ قرآن پاک ختم کرتے ہیں اور گنتی میں یہ بہت زیادہ ہیں۔ تو ان کے کہنے کا مطلب یہی تھا کہ نبی علوم میں ممتاز ہوتے ہیں اعمال میں تو بسا اوقات امتی بظاہر بڑھ بھی جاتے ہیں۔

اسی طرح کبھی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ انبیاء اولیاء سب ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہیں۔

ہمارا عقیدہ المہند میں یہی مذکور ہے کہ جو شخص نبی اقدس ﷺ کو نسبی بھائی کے برابر کہے وہ شخص کافر ہے۔ ہم تو ایسے آدمی کو کافر کہتے ہیں۔

باقی تقویۃ الایمان میں جو یہ بات لکھی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کیا میں آپ کو سجدہ کروں آپ ﷺ نے فرمایا میری عزت کیا کرو عبادت صرف اللہ کی کیا کرو اکرموا اخاکم اپنے بھائی کا اکرام کیا کرو۔ اور یہی حدیث خود احمد رضا خان نے زبدۃ الزکیہ میں لکھی ہے اور وہاں حضور ﷺ کو بھائی لکھا ہے۔ البتہ حضرت شاہ شہیدؒ نے تقویۃ الایمان میں جو بات لکھی ہے وہ احمد رضا بھی نہیں لکھ سکا اور وہ یہ ہیں کہ برادریاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ کوئی نسبی بھائی ہوتا ہے کوئی برادری کے اعتبار سے یہ ارائیں بھائی ہے۔ کوئی ملک کے حساب سے کہ یہ پاکستانی بھائی ہے۔ تو سب سے بڑی برادری انسانی برادری ہے تو مولانا لکھتے ہیں کہ انسان سب آپس میں بھائی ہیں اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ ان میں بڑا مرتبہ دیتا ہے گویا سارے انسانوں میں بڑا مرتبہ انبیاء علیہم السلام کا ہوا اور سارے انبیاء میں سے بڑا مرتبہ حضرت رسول اقدس ﷺ کا ہوا۔

اب مولانا تو یہ کہہ رہے ہیں کہ خدا کے سوا حضور اقدس ﷺ کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اب اس پر الزام لگا دیتے ہیں۔ پھر یہ کہ ہم تو اس کو کفر کہتے ہیں لیکن یہ اسماعیل شہیدؒ کو کافر بھی نہیں مانتے۔ اب بقول احمد رضا اس فقرے میں اسلام کا پہلو موجود ہے لہذا بریلویوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس میں سے اسلام کا پہلو ہمیں ڈھونڈ کر دیں۔

ایک یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے لکھا ہے کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوا تو خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

یہ بھی دھوکہ ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے تو یہ کتاب ہی ختم نبوت کے اثبات میں لکھی ہے لیکن انہوں نے ختم نبوت کی دو قسمیں کی ہیں۔

نمبر ا۔

زمانے کے لحاظ سے سب سے آخر میں پیدا ہونا۔

نمبر ۲۔

آپ ﷺ اس معنی کے اعتبار سے خاتم النبیین ہیں کہ سب انبیاء سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں آپ ﷺ سب کے احکامات کو منسوخ کر سکتے ہیں لیکن آپ ﷺ کے حکم کو کوئی بھی منسوخ نہیں کر سکتا بلکہ پہلے جتنے انبیاء گزرے ہیں وہ حضور اقدس ﷺ کے امتی ہیں۔ اس سیاق وسباق میں لکھا ہے کہ اگر بالفرض کوئی اور بھی نبی آئے گا تو حضور اقدس ﷺ کا امتی ہی بنے گا اور وہ آپ ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا اس لئے یہاں رتبے کے اعتبار سے ختم نبوت کا ذکر ہے نہ کہ زمانے کے اعتبار سے۔ چنانچہ تحذیر الناس کی اصل عبارت یہ ہے۔

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلت هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی. او کما قال. جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث شعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔ اب دیکھئے کہ اس صورت میں عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے۔ اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔

یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کے نزدیک ہندوؤں کی دیوالی کی پڑیاں کھانا جائز ہے ہندوؤں کے سوت سے پانی پینا جائز ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل کا پانی پینا جائز نہیں ہے۔

یہ بھی ایک دھوکہ ہے گویا یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل کے پانی کو اس سے بھی برا سمجھتے ہیں۔

مثال۔

اس بات کو مثال سے سمجھیں بکری حلال ہے خنزیر حرام ہے۔لیکن اگر کوئی بکری چوری کی ہو تو وہ حرام ہے اگر اس بکری کو کوئی حضرت حسین کا نام لے کر بجائے بسم اللہ پڑھے بسم حسین کہہ کر ذبح کرے تو بریلوی بھی مانتے ہیں کہ بکری حرام ہوگئی۔

اب ایک آدمی نے بکری ہندو سے خریدی اور مسلمان نے ذبح کی تو سب کہیں گے کہ یہ حلال ہے کیونکہ مسلمان کا ذبیحہ ہے لیکن ہندو کا ذبیحہ حرام ہے۔اب جو یہ کہے کہ مسلمان کی جو بکری ہے وہ نہیں کھا رہا لیکن ہندو کی بکری کھا رہا ہے۔حالانکہ وہ اس لئے نہیں کھا رہا کہ مسلمان کی بکری چوری کی ہے یا اس لئے نہیں کھا رہا کہ مسلمان نے بسم اللہ اکبر نہیں پڑھا بسم حسین پڑھا ہے۔چونکہ اس سبیل میں یہ نذر لغیر اللہ کی نیت کرتے ہیں اور نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت شرک ہے اس لئے اس سے منع کیا جاتا ہے اور کافروں کا ذبیحہ حرام ہے لیکن حلوہ پوڑی وغیرہ ذبیحہ نہیں اس لئے یہ حرام نہیں۔

یہ تو چند سوالات کے جوابات ضمناً آگئے ان کے اعتراضات کے جوابات کے لئے محدث اعظم حضرت مولانا سرفراز خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب عبارات اکابر کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسا کہ اس تمہید سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان الزامات کا جواب آج سے ۹۸ سال قبل دے دیا گیا تھا چاہئے تو یہ تھا کہ اب گڑے مردے نہ اکھیڑے جاتے لیکن بریلویوں کی باسی ہانڈی میں ابال اٹھتا ہی رہتا ہے اور یہ اس طرح کی شورش برپا کرتے ہی رہتے ہیں۔چنانچہ انہوں نے اپنی اسی عادت سے مجبور ہو کر گجرات کے علاقے میں بھی یہی شورش شروع کی تو اس علاقے کی اہل سنت والجماعت عوام نے اس کا مؤثر جواب

دینے کی ٹھان لی۔

چنانچہ اہل سنت والجماعت دیوبندی حضرات اور بریلوی حضرات کے درمیان ۱۲ جون ۱۹۸۴ء کو مناظرہ طے پا گیا علمائے دیوبند کی طرف سے رئیس المناظرین حضرت اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کو مقرر کیا گیا جبکہ دیوبندی حضرات کی طرف سے صدر مناظر حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر زید مجدھم (ابن محدث اعظم حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتھم العالیہ) تھے۔ بریلویوں کی طرف سے مناظر مولوی سعید تھے۔ ادھر دیوبندی حضرات کی جانب سے داعی مناظرہ کا نام محمد یوسف تھا۔ چنانچہ حضرت اوکاڑویؒ وقت مقررہ پر وہاں تشریف لے گئے اور مناظرہ شروع ہو گیا۔

عام طور پر بریلوی حضرات کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ مناظرہ عبارات پر ہو اس سے انہیں یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اپنے ٹائم میں زیادہ سے زیادہ اعتراضات کریں گے۔ جبکہ جواب دینے کے لئے دیوبندی مناظر کو وقت چاہئے۔ اس پہلو کو سامنے رکھ کر بریلوی حضرات کی ساری کوشش اس پر ہوتی ہے۔ دیوبندی حضرات کے ذہن میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ عبارات پر مناظرہ کرنا مشکل کام ہے اس لئے وہ اس سے احتراز کرتے ہیں۔

حضرت اوکاڑویؒ نے بریلویوں سے عبارات پر بات کرنے کے لئے نیا انداز اختیار کیا جس سے بریلوی مناظرین میں کھلبلی مچ گئی۔ وہ طریقہ کیا ہے بندہ حضرت کے دروس کی ترتیب دے رہا ہے اس میں ذکر کر دیا گیا ہے جو ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو کر منظر عام پر آ جائیں گے۔

چنانچہ سعید صاحب یہاں بھی بڑے زور شور سے آئے اور مناظرہ شروع ہو گیا۔ جب مناظرہ شروع ہو گیا اور بریلوی مناظر سعید نے حضرت اوکاڑویؒ کے ہاتھوں اپنے دعوکوں کا تیا پانچا ہوتا دیکھا تو اس کی ساری ہوا نکل گئی اور اسے اپنی شکست صاف طور پر نظر آنے لگی تو اس نے راہ فرار کی سوچی لیکن ہار ماننا بھی تو جگر گردے والوں کا کام ہے اور یہ کام یہ لوگ کیا کر سکیں چنانچہ یوسف جو کہ بریلوی حضرات کی طرف سے صدر مناظر تھا اس نے دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے

اعلان کیا کہ میں محمد یوسف دیوبندی تھا اب بریلوی ہوتا ہوں (حالانکہ محمد یوسف صاحب جو اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند سے تعلق رکھتے تھے وہ اور تھے نام میں اشتراک کی بنیاد پر یہ دھوکہ چل گیا) جب اس نے اعلان کیا تو شور مچ گیا تو چک کا نمبردار حضرت اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضرت یہاں سے چلیں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مناظرہ ختم ہو گیا۔

لطیفہ۔

اس پر ایک لطیفہ یاد آیا کسی نے مفکر اسلام علامہ خالد محمود دامت برکاتہم العالیہ سے پوچھا کہ حضرت سب سے کامیاب مناظرہ کون سا ہوتا ہے فرمایا جو لڑائی پر ختم ہو جائے۔

چنانچہ بات چل رہی تھی کہ مناظرہ بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گیا۔

کچھ دنوں کے بعد حضرت کی خدمت میں بیس کے قریب آدمی حاضر ہوئے ان میں سے ایک وہی نمبردار صاحب بھی تھے انہوں نے بتایا کہ آپ کے واپس آنے کے بعد میں نے شام کو پڑھے لکھے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مناظرہ میں شور کی وجہ سے ہمیں کچھ سمجھ نہ آیا لیکن کیسٹ موجود ہے اب سنتے ہیں چنانچہ ہم نے کیسٹ سن کر یہی فیصلہ کیا کہ علمائے دیوبند کے ذمے جو عقائد بریلوی لگاتے ہیں ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں چنانچہ ہم اہل سنت والجماعت کے حقیقی مصداق علمائے دیوبند کے مسلک کے پیروکار بن گئے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب مناظرہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

محمد محمود عالم صفدؔر اوکاڑوی



مولوی سعید اسد۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین.

حضور اقدس ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے مخالفین کے دو گروہ پیدا ہو گئے۔ ایک گروہ تو کھلم کھلا مخالف تھا اور دوسرے گروہ نے یہ سمجھا کہ ہم کھلم کھلا تو مخالفت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے حضور ﷺ پر الزامات و اتہامات اور آپ ﷺ کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ وہ لوگ رسول اقدس ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے تھے اور اس پر قسمیں اٹھاتے تھے جیسا کہ سورۃ منافقین کی پہلی آیت مبارکہ بتلا رہی ہے۔ اللہ تعالی

فرماتے ہیں

إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ قَالُوا۟ نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُۥ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَكَٰذِبُونَ ﴿١﴾

ترجمہ۔

بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق اپنی بات میں جھوٹے ہیں ان کا یہ قول کہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں یہ غلط ہے۔

اور ان منافقین کا طریقہ کار یہ تھا کہ عبداللہ بن ابی جو کہ رئیس المنافقین تھا وہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں گیا۔ وہاں اس نے کوئی بات کی اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ ٱلْأَعَزُّ مِنْهَا ٱلْأَذَلَّ ۚ

ترجمہ۔

کہ عزت والے ذلت والوں کو مدینے سے نکال دیں گے۔

انہوں نے حضور ﷺ کو اور حضور ﷺ کے غلاموں کو ذلیل کہا۔ آپ حضرات ایمان سے بتلائیں کہ کیا حضور ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً آیت نازل کی۔

وَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِۦ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ۔

کہ عزت تو اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے ہے۔

وَلَٰكِنَّ ٱلْمُنَٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ۔

لیکن منافق اس بات کو نہیں جانتے۔

وہ حضور ﷺ کو اور مومنوں کو ذلیل کہتے ہیں حالانکہ وہ خود بہت بڑے ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو اور مومنوں کو عزت والا کہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذلیل کن لوگوں کو کہا۔ سورۃ مجادلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے بڑے ذلیل ہیں۔

عزت والا ہے مصطفیٰ، عزت والے ہیں مومنین، عزت والا ہے خدا۔ جو خدا اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے وہ عزت والا نہیں ہوتا وہ ذلیل ہوتا ہے۔

لیکن میرے بھائیو میں آپ سے کیا عرض کروں میرے ہاتھ میں دیوبندی حضرات کی معتبر کتاب تقویۃ الایمان ہے۔ یہ ان کی مایہ ناز کتاب ہے۔ ذل خون کے آنسو روتا ہے جب ان لوگوں کی طرف سے حضور ﷺ کے بارے میں اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ نمبر ۱۵ پر یہ کیسی گستاخی والی عبارت درج ہے کہ

یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

میں آپ کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ چمار سے زیادہ ذلیل اللہ کے نبی اور ولی ہیں یا اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ چمار سے زیادہ ذلیل نہیں ہیں تو پھر میرے دوستو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ بات کرنے والا کون ہے جو بھی یہ بات کہتا ہے اسے رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی فہرست میں داخل ضرور کرنا چاہئے۔ قیامت کے دن یہ نہیں ہوگا کہ فلاں مولوی صاحب کی موافقت کرتا تھا رسول اللہ کی مخالفت میں۔ بلکہ وہاں سفارش تو مصطفیٰ نے کرنی ہے۔ رسول کے مقابلے میں ان لوگوں نے شفاعت نہیں کرنی۔ خداوند قدوس نے اپنے پیاروں کو عزتیں عطا فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ

جسے اللہ چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے اللہ چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔

قرآن کی یہ آیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ ساری مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل نہیں ہے۔ ذلیل صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔

میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ لغت میں ذلیل کا معنی کیا ہے۔ اردو لغات کی کتاب ہے قائد اللغات اس میں ذلیل کا معنی لکھا ہے۔ خوار، بے عزت، حقیر، رسوا، کمینہ، خفی۔

ہم سب نے اللہ کے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے تقویۃ الایمان والے کا کلمہ نہیں پڑھا۔ جو بھی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے ہم نے بات ان لوگوں کی اونچی کرنی ہے ان لوگوں کی اونچی نہیں کرنی۔ اب دیکھئے قرآن بھرا پڑا ہے قرآن فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے یہ میری بارگاہ میں عزت والے ہیں۔

میں اپنے فاضل مخاطب سے یہی گذارش کروں گا کہ یہ اپنی اس عبارت کی مطابقت قرآن وحدیث مصطفٰے وفقہ حنفی کے مطابق دکھائے۔ آپ قرآن سے دکھا دیجئے کہ قرآن کہتا ہے کہ ہر مخلوق خدا کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ حدیث سے مطابقت دکھا دیجئے۔ فقہ حنفی سے مطابقت دکھا دیجئے۔ نقل کفر کفر نہ باشد ہم قرآن کی بات مانتے ہوئے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ وگرنہ آپ قرآن کی بات مانتے ہوئے مصطفٰے کی ذات کو عزت والا کہئے ان کو ذلیل نہ کہئے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں عزت والے ہیں وجاہت والے ہیں مرتبے والے ہیں۔

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

کہ دنیا اور آخرت میں عزت والے ہیں اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہیں۔

آپ نماز پڑھتے ہیں آپ کو نماز پڑھتے ہوئے کسی نے بلایا آپ جا سکتے ہیں۔ اور اگر آپ چلے گئے تو آپ کی نماز رہ گئی یا ٹوٹ گئی (ٹوٹ گئی) بخاری شریف اٹھاؤ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے بلایا حضرت سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے رہے حضور ﷺ کی طرف نہ گئے۔ نماز کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے بلایا تو نہیں آیا؟۔ انہوں نے عرض کیا حضرت میں نماز پڑھ رہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سنی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

جب تم کو اللہ اور اس کا رسول بلائے تو تم سارے اس کی بارگاہ میں حاضری دو۔ فوراً ان کی بات سنو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین.

میرے دوستو اور بزرگو آپ کے سامنے مولانا نے سب سے پہلے وہ آیات پڑھیں جو منافقین کے بارے میں ہیں اور یہ بات ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ منافق وہ لوگ تھے جو نبی اکرم ﷺ کا کلمہ پڑھتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ قرآن پاک یہ کہتا ہے کہ منافقین وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول

کے دین کے مخالف تھے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی تبلیغ کرنے والوں کو بیوقوف جاہل اور گستاخ کہا کرتے تھے۔

مولانا نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہم لوگ (بریلوی) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن شاہ اسماعیل شہیدؒ اور اہل سنت والجماعت جن کے صحیح وارث علمائے دیو بند ہیں یہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی عزت اور تکریم نہیں کرتے۔

اس بارے میں میں اپنا مسلک واضح کر دیتا ہوں کہ ہمارے علمائے دیو بند کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے ایک بال مبارک کی توہین کرنے والا بھی کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اس ناپاک انسان کو قتل کر کے خدا کی زمین کو اس سے پاک کر دینا چاہئے۔ لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جو آج یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم رسول اقدس ﷺ کی شان بیان کرنے والے ہیں میں ان پر اپنا عقیدہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے نزدیک نبی اقدس ﷺ کی مبارک جوتی کو جتری کہنے والا کافر ہے۔ ہمارے اہل سنت والجماعت دیو بند کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے ایک بال مبارک کی توہین کرنے والا کافر اور مرتد ہے۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ آقا نامدار ﷺ کا گستاخ کون ہے۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ آدمی جب خانہ کعبہ جاتا ہے تو وہ وہاں جھوٹ بولنے سے توبہ کر لیتا ہے۔ لیکن احمد رضا بریلوی نے مدینہ جا کر بھی جھوٹ بولا۔ ان کا امام بیت اللہ میں جا کر بھی جھوٹ بولتا ہے۔ اس نے حسام الحرمین میں تحذیر الناس کی جو عبارت دی ہے یہ ایسے ہے جیسے ایک پادری کا ایک مسلمان سے مناظرہ ہوا وہ کہنے لگا کہ سب مسلمان دوزخی ہیں کہ قرآن میں ہے۔

﴿الذین آمنوا وعملوا الصلحت سید خلون جهنم داخرین﴾

کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

اب مسئلہ قرآن کا نہیں ہے لیکن اس نے کیا کیا کہ آدمی آیت مبارکہ ایک جگہ سے لی اور

آدمی دوسری جگہ سے لی اوران دونوں کو جوڑ کر ایک بات بنالی۔ اگر خدا کی کتاب کے ساتھ کوئی یہ زیادتی کرے تو یہ جھوٹ ہے یا نہیں؟ ۔ یقیناً جھوٹ ہے۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ احمد سعید اوران کے دوسرے حضرات وہ عبارت جو احمد رضا نے مکہ مکرمہ جا کر لکھی ہے وہ عبارت تحذیر الناس سے دکھادیں تو میں جھوٹا ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ احمد رضا نے مکہ میں جا کر بھی جھوٹ بولا مدینے جا کر بھی جھوٹ بولا۔ ساری دنیا وہاں توبہ کرنے کے لئے جاتی ہے لیکن یہ وہاں بھی جھوٹ بولنے کے لئے گیا۔ جو لوگ حرم میں بھی جا کر جھوٹ بولتے ہیں۔

تو میں ایک آسان بات بتا رہا ہوں جس سے مجھے جھوٹا کیا جا سکتا ہے کہ تحذیر الناس رکھیں حسام الحرمین کا اردو ترجمہ میں رکھتا ہوں اگر یہ عبارت تحذیر الناس سے دکھادیں تو میں جھوٹا۔ اور اگر یہ نہ دکھا سکے اور قیامت تک نہ دکھا سکیں گے تو جھوٹا کون ہوگا؟ یہ یا ہم؟ ۔ جھوٹا وہ ہوگا جس نے حرم میں بھی جا کر بھی جھوٹ بولا۔

اب میں اس بات پر آتا ہوں جو مولوی صاحب نے پیش کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے نبی اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ میں یہ بتاتا ہوں کہ گستاخی کرنے والا کون ہے۔ میں علی الاعلان یہ کہتا ہوں کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جو نبی اقدس ﷺ کا نام لے کر چوڑھا چمار کہے وہ کافر اور مرتد ہے۔

تقویۃ الایمان سامنے پڑی ہے اگر وہاں نبی اقدس ﷺ کا نام مبارک دکھا دیں تو مناظرہ ختم اور میں جھوٹا ہوں گا۔ انہوں نے یہی کہا ہے کہ رسول اقدس ﷺ کو نعوذ باللہ چوڑھا چمار کہا گیا ہے۔ اگر یہ وہاں نبی اقدس ﷺ کا نام مبارک دکھادیں تو یہ سچے میں جھوٹا اور میں ابھی لکھ کر دوں گا کہ اسماعیل شہیدؒ کافر ہے مرتد ہے معاذ اللہ۔ لیکن یہ جھوٹ بولنے والے قیامت تک نام نہیں دکھا سکتے۔

یہ میرے ہاتھ میں الکوکبۃ الشہابیہ ہے اس کے صفحہ ۲۹ پر یہی عبارت نقل کی گئی ہے اور یہی

کچھ کہا ہے جو مولوی صاحب نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو شاہ اسماعیل شہیدؒ نے نعوذ باللہ چمار کہا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اگر یہ لفظ کہ نبی اکرم ﷺ چمار سے زیادہ ذلیل ہیں یہ تقویۃ الایمان سے دکھا دیں تو میں لکھ کر دے دوں گا کہ اسماعیل شہیدؒ بھی کافر اور اس کو مسلمان کہنے والا بھی کافر۔ اسماعیل شہیدؒ کی میں جو عزت کرتا ہوں وہ اس لئے کرتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عالم دین اور ولی اللہ ہے۔ اگر مجھے پتا چل جائے کہ وہ گستاخ رسول ہے خواہ میرا باپ ہو کتنا بڑا آدمی ہو میرے دل میں اس کی کوئی عزت نہیں ہے۔

اور اگر جیسا احمد رضا نے لکھا ہے اور سعید نے کہا ہے کہ تقویۃ الایمان میں رسول اقدس ﷺ کا نام گرامی ہے اگر یہ دکھا دیں تو میں جھوٹا یہ سچے اگر نہ دکھا سکیں تو یہ جھوٹے۔

اب اگر احمد رضا یہ عبارت لکھ کر کہ اسماعیل شہیدؒ نے رسول اقدس ﷺ کو نعوذ باللہ چمار کہا ہے یہ اس کو کافر نہیں کہتا تو پھر کافر کون بنے گا۔

جبکہ احمد رضا خود تمہید الایمان (ص ۴۲) میں لکھتا ہے کہ۔

رسول اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب احمد رضا یہ کہتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کفر کو میں تسلیم نہیں کرتا علمائے محتاطین اسے کافر نہ کہیں۔ گستاخ رسول کو کافر کہنا چاہیے یا نہیں؟۔ اور جو گستاخ رسول کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے یا نہیں؟۔

وہ مولوی احمد رضا ہے جو یہ کہتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر چمار سے زیادہ ذلیل کہا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ علمائے محتاطین کافر نہ کہیں۔ اب اگر یہ علمائے محتاطین نہ ہوتے تو یہ کبھی کافر نہ کہتے۔ حاشا للہ۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تقویۃ الایمان سے یہ دکھا دیں میں اسماعیل دہلوی کو کافر کہوں گا اور جو ان کو کافر نہ کہے ان کو بھی کافر کہوں گا۔ لیکن احمد رضا نے مکے میں جا کر بھی جھوٹ بولا یہاں بھی جھوٹ بولا اور وہی جھوٹ مولوی سعید صاحب

نے دہرایا، یہ شاہ اسماعیل شہیدؒ جو کہ ولی کامل ہے اس کی زندہ کرامت ہے۔

اب اگر احمد رضا کو مسلمان کہنا چاہتا ہے تو اسے یہ کہنا پڑے گا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے گستاخی نہیں کی۔ اور اگر یہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کو گستاخ کہتا ہے تو تو اس کو احمد رضا کو کافر کہنا پڑے گا۔ مولوی صاحب نے آپ کو یہی بتایا تھا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے رسول اکرم ﷺ کو چمار سے زیادہ ذلیل کہا۔ میں کہتا ہوں ایک منٹ میں فیصلہ ہو جائے گا کہ یہ یہاں تقویۃ الایمان رکھ دیں اور اس جگہ رسول اقدس ﷺ کا نام گرامی دکھا دے تو میری شکست ہوگی۔ اور اگر یہ رسول اکرم ﷺ کا نام نہ دکھا سکے تو پھر اسے احمد رضا کو کافر کہنا پڑے گا۔

مولوی سعید اسد.

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم وعلٰی اٰله واصحابه اجمعین. اما بعد.

میں سب سے پہلے آپ حضرات کے سامنے وہ شرائط پیش کرنا چاہتا ہوں جن پر میرے محترم صدر نے دستخط کئے ہیں۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ جب تک ایک عبارت کا جواب نہیں دے دیا جاتا اس وقت تک دیوبندی مناظر بریلوی مناظر پر اعتراض نہیں کر سکے گا۔

اب مولانا کو چاہئے تھا کہ جو عبارت میں نے پیش کی ہے اس کی تائید قرآن مجید سے دکھاتے، اس کی تائید حضور ﷺ کی حدیث سے دکھاتے، اس کی تائید فقہ حنفی سے دکھاتے۔ لیکن مولانا نے ایک نیا کام شروع کر دیا مولانا نے احمد رضا صاحب پر الزامات لگانا شروع کر دئے۔ آپ ایمان سے بتائیے کیا ابھی اس کا موقع تھا میں نے اس مرتبہ تو چھوٹ دے دی لیکن اگر مولانا نے آئندہ ایسا کیا۔

دیکھئے یہ تو مولانا کا حق ہے جو عبارت میں نے ان کی پیش کی ویسی عبارت یہ ہماری پیش کر دیں یہ ان کا حق ہے یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ سعید نے یہ کہا ہے کہ اسماعیل شہیدؒ نے حضور ﷺ کا نام لے کر چمار کہا ہے اگر یہ دکھا دے تو میں اسماعیل کو کافر مرتد کہہ دوں گا۔ کیا آپ

نے میری یہ عبارت سنی تھی۔ میں نے عبارت یہ پڑھی تھی کہ تقویۃ الایمان والے یہ لکھتے ہیں کہ۔

ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

کیا رسول پاک ﷺ ہر مخلوق میں داخل ہیں یا نہیں؟۔ یا تو یہ رسول پاک ﷺ کو مخلوق نہیں مانتے خالق مانتے ہیں اور اگر یہ مخلوق مانتے ہیں تو پھر ہر مخلوق خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس میں رسول پاک ﷺ داخل ہیں۔

دوسری بات کہ انہوں نے اپنی عبارت سے عدول کرتے ہوئے **الالکوکبۃ الشہابیہ** کی عبارت پیش کی ہے۔اب مولانا احمد رضا اس کے کفر کے باوجود اس کو کافر نہیں کہتے تو وہ کافر ہوئے۔ لیکن آپ ایمان سے بتلائیے کہ ایک آدمی اگر کوئی گستاخی کرے گستاخی کرنے کے بعد کوئی آدمی یہ آکر کہے اس نے توبہ کر لی ہے تو کیا ہم اسے کافر کہیں گے؟۔ ہم کہیں گے کہ توبہ کی ہے یا نہیں۔ یہ الگ مسئلہ ہے لیکن یہ بات جو انہوں نے کہی ہے یہ کفر ہے ہم کافر کہنے سے رک جائیں گے۔ لیکن ان کی بات کفر ضرور ہوگی۔ تو آج جو ان کی بات کی تاویل کرے گا وہ بہر حال ضرور کافر ہوگا۔

مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تقویۃ الایمان کے رد میں ایک کتاب لکھی جس میں لکھتے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اس نے اپنے ان اقوال سے توبہ کر لی تھی اس لئے علمائے محتاطین نے اس کو کافر کہنے سے احتیاط برتی۔ انہوں نے یہ توبہ کی یا نہیں یہ تو اللہ کو معلوم ہے لیکن جو ان کی عبارت کی تاویل کرتے ہیں وہ تو ان کی توبہ کے منکر ہیں۔ توبہ کی یا نہیں یہ الگ بات ہے لیکن ہم پر یہ لازم ہے کہ یہ کہیں کہ یہ بات کہنا کفر ہے۔ لیکن چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ توبہ کر لی ہو اس نے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اس لئے احتیاطاً کافر نہیں کہتے۔ ہمارے جید عالم دین **الباب الشدید علی مقامہ الحدید** میں لکھتے ہیں مولوی اسماعیل دہلوی کے، یہ اقوال یقینا کفر ہیں اس میں کوئی شک نہیں مگر کافر د مرتد جب اپنے کفر سے توبہ کر لیتا ہے تو بعد توبہ اس کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اس کا قول جو بات توبہ سے پہلے اس نے کہی تھی وہ بات تو کفر رہے گی۔

مولوی اسماعیل صاحب کی توبہ چونکہ مشہور ہو چکی تھی اگر چہ اس کا ثبوت اس درجہ نہیں کہ وہ موجب یقین ہو اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی یہ کمال احتیاط ہے کہ کہ اس صورت میں بھی اسماعیل کو کافر کہنے۔ مولانا گنگوہیؒ سے کسی نے کہا یہ بات مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل نے اپنی موت کے وقت بہت سے لوگوں کے روبرو بعض مسائل تقویۃ الایمان سے توبہ کی۔ کیا آپ نے یہ بات سنی یا محض افترا ہے؟۔ اس پر مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کہا کہ توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے افترا ہے اہل بدعت سے چونکہ ان کی توبہ مشہور ہو چکی تھی اس لئے ہم لوگ انہیں کافر نہیں کہتے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۸)

یہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب بھی ہمیں ان لوگوں سے بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو یہ ادھر ادھر کی بات تو ضرور کریں گے لیکن جو اصل مذہب ہے اس کو پیش نہیں کریں گے۔ مولانا پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس قول کی تائید اللہ کے قرآن سے پیش کریں، اپنے اس قول کی تائید حدیث مصطفیٰ سے پیش کریں، اپنے اس قول کی تائید فقہ حنفی سے پیش کریں۔ مولانا نے کہا تھا اگر رسول اکرم ﷺ کا نام نکل آئے تو میں اسماعیل کو کافر کہوں گا۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اس سے رسول پاک ﷺ کو نکالیں۔ اب جو اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین.

میرے دوستو اور بزرگو۔ مولانا نے آپ کے سامنے شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے یہ

بیان کیا تھا کہ وہ گستاخ رسول ہے۔ میں نے آپ کے سامنے یہ عرض کیا کہ وہاں رسول اقدس ﷺ کا نام مبارک نہیں ہے۔ چنانچہ الحمدللہ آپ کے سامنے مولوی صاحب نے اقرار کرلیا کہ وہاں رسول پاک ﷺ کا اسم مبارک نہیں ہے۔ میں نے لفظ ہر مخلوق سے سمجھا ہے۔

مناظرہ میں اس طرح کا استدلال کیا جارہا ہے قرآن پاک میں آتا ہے کہ جب ایک آدمی کی ایک جگہ تعریف موجود ہو تو دوسرے عام عنوان میں وہ شامل نہیں ہوتا قرآن پاک میں یہ آیت

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

نازل ہوئی کہ بے شک جن کی تم عبادت کرتے ہو سارے جہنمی ہیں۔

تو ابوجہل نے اٹھ کر شور کیا کہ دیکھو عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں جیسے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ نکالو اب رسول پاک ﷺ کو۔ ابوجہل کہتا تھا کہ نکالو اب عیسیٰ علیہ السلام کو معبودوں سے۔ نکالو عزیر علیہ السلام کو معبودوں سے۔

تو دیکھئے دعویٰ ان کا تھا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ گستاخ رسول ہے۔ اس نے مان لیا کہ وہاں رسول پاک کا نام نہیں ہے۔ تو یہ ان کا بہت بڑا جھوٹ تھا جیسے میں نے بتایا کہ احمد رضا نے حرمین میں جاکر جھوٹ بولا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر مولوی صاحب حسام الحرمین سے وہ عبارت دکھادیں تو میں جھوٹا ہوں گا ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ ساری دنیا وہاں توبہ کرنے جاتی ہے اور یہ فرقہ وہاں بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا۔ جو فرقہ وہاں بھی جھوٹ بولنے سے باز نہ آئے وہ یہاں سچ بول سکتا ہے؟۔

دوسرا انہوں نے یہ کہا کہ اسماعیل شہیدؒ نے توبہ کرلی تھی اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

جنہوں نے توبہ کرلی اب ان کے گناہوں کا ذکر بھی نہ کرنا چاہئے۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ ان

کے نزدیک توبہ کر کے فوت ہوئے لیکن ان کے وصال کے بعد احمد رضا نے الکوکبۃ الشہابیۃ لکھی اس میں لکھتا ہے کہ اس کے ۷۵ کفریات ہیں۔ اگر وہ توبہ کر کے فوت ہوئے تھے تو اس کے بعد رسالے کیوں لکھے گئے؟۔ حل شکوک الھند یہ لکھی اس میں لکھا کہ اس کے کفریات ہیں۔ اگر مولانا شاہ شہیدؒ کی کسی کتاب سے توبہ دکھا دیں تو پھر احمد رضا کفر سے بچ سکتا ہے اور اگر یہ نہ دکھا سکیں تو اب یہ اس گستاخ رسول جو یہ کہتا ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا نام لے کر اسماعیل نے چمار کہا اور پھر اس کو کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور کہتا ہے حاشاللہ۔ ہمارے نزدیک نبی کریم ﷺ نے اہل لاالہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے۔

فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ

(تمہید ایمان ص ۴۲)

جب ہمارے علماء نے یہ اعتراض کیا کہ اگر شاہ شہیدؒ گستاخ تھے تو مولوی احمد رضا نے انہیں کافر کیوں نہیں کہا تو مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی طرف سے وجہ تراش لی کہ اسماعیل شہیدؒ نے توبہ کی تھی۔ انہوں نے حوالے اپنے مولویوں کے دیئے اور نام لیا حضرت گنگوہیؒ کا۔ حضرت گنگوہیؒ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ افترا ہے ان پر۔ تو جب تک مولوی سعید صاحب اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے آپ کو توبہ نامہ نہ پڑھ کر سنائیں اس وقت تک احمد رضا کفر سے نہیں بچ سکتا۔

شاہ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اس کے نزدیک سب لوگ مینگنیوں جیسے نہ ہو جائیں۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اللہ پاک نے قرآن پاک حضور ﷺ پر نازل فرمایا ہے یا نہیں۔ حضور ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ اب مولوی صاحب الناس سے حضور ﷺ کو کیسے خارج کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن میں انسان کے متعلق آتا ہے

﴿اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾

کہ بے شک انسان ظالم اور جاہل ہے اسی طرح آتا ہے کہ انسان ظالم اور کافر ہے۔

اب میں دیکھوں گا کہ مولوی صاحب اللہ کے نبی ﷺ کو کس طرح خارج کریں گے۔ اب آیت۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

میں کیا عیسیٰ علیہ السلام شامل تھے؟ نہیں شامل تھے۔ یہ ان کی غلط سوچ تھی ایک بیمار آدمی کی سوچ تھی۔ اسی طرح اس شخص کی سوچ بیمار ہے جو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔

الحمد للہ آپ کے سامنے مولوی صاحب نے مان لیا کہ تقویۃ الایمان میں اللہ کے نبی ﷺ کا نام نہیں ہے۔ اور میں اپنی اسی بات پر قائم ہوں اگر یہ وہاں اللہ کے نبی ﷺ کا نام دکھادے میں اسی وقت اسماعیل دہلوی کو گستاخ رسول لکھ دوں گا اور اگر نہ دکھا سکے تو یہ احمد رضا کو کافر لکھ دیں گے۔ کیونکہ انہوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ اس نے گستاخ رسول کو کافر نہیں کہا اسی طرح احمد رضا نے حسام الحرمین میں تحذیر الناس کی جو غلط عبارت پیش کی وہ بھی مولانا دکھائیں گے۔ تاکہ پتا چلے کہ یہ فرقہ حرمین شریفین میں جا کر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا یہاں ان کا کیا اعتبار ہے۔ ابھی آپ کے سامنے انہوں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔

مولوی سعید اسد۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلی اله

واصحابه اجمعین. اما بعد.

آپ نے شرائط مناظرہ سنی تھیں کہ جو عبارت میں پیش کروں گا اس کی تائید مولانا قرآن سے دکھائیں گے، اسکی تائید حدیث مصطفےٰ سے دکھائیں گے، اس کی تائید فقہ حنفی سے دکھائیں گے۔ لیکن کیا انہوں نے کوئی آیت پڑھی کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی شان کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل ہے، حدیث پڑھی، فقہ کی عبارت پڑھی؟۔ جب مولوی اسماعیل نے یہ لکھا

کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی تو حضور ﷺ کو کس کلمہ سے نکالا گیا۔

ہر مخلوق، لفظ ہر حصر کے لئے آتا ہے استغراق کے لئے آتا ہے۔ دیکھئے مولانا نے آیت پڑھی۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾

کہ وہ بے شک بت جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنمی ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بتوں کی آیات انبیاء پر چسپاں کرتے ہیں وہ برے لوگ ہیں۔ مولانا نے پھر وہی بات کہی کہ مولانا احمد رضا نے ان کے کفریات کے باوجود ان کو کافر نہیں کہا اس کی کیا وجہ ہے۔

جو عبارت میں نے آپ کے سامنے کہی تھی کہ اگر دس آدمی آپ کے پاس آ کر کہیں کہ مولانا امین صاحب اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کر گئے اور ان کی گستاخیاں ہمارے پاس موجود ہوں تو بتائیے ہم پر فرض کیا ہے۔ اگر توبہ کی تصدیق نہ ہو تو احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ کے سپرد کر دیں گے۔ ہمیں علم نہیں ہے کہ توبہ کی ہے یا نہیں اس لئے ہم کافر کہنے سے رک جائیں گے۔ لیکن مولانا نے یہ کہا تھا۔

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

تو کیا اس ذنب کا ذکر بھی نہیں ہوگا۔ گناہ گار نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی، کافر نے اپنے کفر سے توبہ کر لی تو کیا اس کا کفر بیان کیا جائے گا یا نہیں کیا جائے گا؟۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بعد میں ایمان لائے ان کا مقام بہت بلند ہے آپ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کی اتنی نیکیاں ہیں جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔ لیکن یہ بتائیے کہ یہ پہلے کافر نہیں تھے؟۔ حضور ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے نہیں آئے تھے؟۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کافر توبہ کرنا چاہے تو اگر تو اس کی توبہ یقینی ہو تو اس کو ایماندار کہا جاتا ہے۔ اگر اس کی توبہ کا ثبوت نہ ہو تو کفر کہا جاتا ہے اور اگر اس کی توبہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے تو اس کو کافر کہا جاتا ہے۔

میرے دوستو بزرگو! یہی معاملہ مولوی اسماعیل کا تھا اس کے کفریات جو ہیں وہ کفر ہیں ان کی بات کفر ہے وہی بات اگر مولوی امین صاحب کہیں گے تو وہ بھی کفر ہوگی لیکن اگر وہ توبہ کر گیا، اس کے متعلق مشہور ہو کہ وہ توبہ کر گیا تھا تو اس کے متعلق احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو کافر نہ کہا جائے۔

دوسرا آپ دل کھول کر باتیں کیجئے لیکن یہ اصول مناظرہ کے خلاف ہے جو باتیں آپ کا صدر طے کر چکا ہے آپ اس کے خلاف کیوں جاتے ہیں۔ آج تک دنیا میں کوئی دیوبندی مناظر ایسا نہیں پیدا ہوا جو عبارات پر صحیح طریقے سے بات کر سکتا ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وما ارسلنک الا رحمۃ اللعلمین.

مولانا نے آخر میں یہ فرمایا کہ آج تک دیوبندیوں میں کوئی ایسا مناظر پیدا نہیں ہوا جو عبارات پر ہم سے مناظرہ کر سکے۔ الحمدللہ مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے بریلی کے مدرسہ میں جا کر عبارات پر مناظرہ کیا ہے جو فتح بریلی کا دلکش نظارہ کے نام سے موجود ہے۔ علمائے دیوبند نے الحمدللہ بریلی میں جا کر فتح حاصل کی ہے۔ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ کا چیلنج ساری عمر قبول نہیں کیا۔ نہ مولوی احمد رضا کبھی اپنی عبارات پر مناظرہ کر سکا اور نہ اس کے ماننے والے کر سکتے ہیں۔

اب بات آپ کے سامنے واضح ہوگئی کہ جو بات مولانا نے تقویۃ الایمان کے بارے میں کہی تھی کہ اس میں اللہ کے نبی ﷺ کی گستاخی کی گئی ہے۔ لیکن اللہ کے نبی پاک ﷺ کا نام مبارک نہیں دکھا سکے۔ پھر میں نے کہا تھا کہ اگر اسماعیل دہلوی کی کتاب سے اس کا توبہ نامہ دکھا دیں۔ دیکھئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مولوی سعید صاحب اگر یہاں اللہ کے نبی کی شان میں گستاخیاں کریں تو ان کی توبہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ یہیں توبہ کریں آپ کے سامنے پھر تو ان کی توبہ مانیں گے۔ یا ان کے جانے کے بعد کوئی ان کا مرید کہے کہ وہ میرے سامنے توبہ کر کے گئے ہیں تو یہ توبہ ہو جائے گی؟۔ نہیں ہوگی۔

دیکھئے مولوی احمد رضا یہ رسالے لکھنے کے بعد اب کفر سے نہیں بچ سکتا یہ شاہ اسماعیلؒ کی زندہ کرامت ہے اس لئے بے چارے ادھر ادھر ہاتھ مار رہے ہیں۔ توبہ کا بہانہ غلط تراش رہے ہیں۔ احمد رضا خان نے اپنی کتاب الکوکبۃ الشہابیہ لکھی، انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ پہلے

مسلمان تھے بعد میں ایمان لائے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت عمر ؓ کے کتنے کفریہ الفاظ گنوائے تھے۔

مولانا عجیب بات کر رہے ہیں الکوکبۃ الشہابیہ میں مولانا احمد رضا نے ۷۵ گستاخیاں نقل کی ہیں جو ایک گستاخی بھی کرے وہ کافر ہے اور جو اسے کافر مرتد نہ کہے وہ بھی کافر مرتد ہوتا ہے یا نہیں؟۔ (ہوتا ہے) احمد رضا صاحب اس کو کافر نہ کہہ کر ایسے کافر اور مرتد ہیں کہ ازالۃ العار میں فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا نکاح کسی انسان یا حیوان سے بھی جائز نہیں۔

مولانا مرتضٰی حسن چاند پوریؒ نے الکوکبۃ الزمانیہ لے کر مولانا احمد رضا صاحب کو بھیجی کہ مولانا دنیا میں کافر بھی رہتے ہیں وہ کفر پر رہ کر اپنی زندگی گذار لیتے ہیں۔ دنیا میں منافق بھی رہتے ہیں وہ نفاق پر اپنی زندگی گذار لیتے ہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی انسان جس کا نکاح ہی ثابت نہ ہو اور زندگی گذارتا رہے۔ اپنی اولاد کا نسب ثابت نہ ہو اور زندگی گذارتا رہے۔ نہ کوئی کافر برداشت کرسکتا ہے نہ کوئی منافق برداشت کرسکتا ہے۔

سید مرتضٰی حسن چاند پوریؒ کی کتاب الکوکبۃ الزمانیہ میرے پاس ہے انہوں نے میرے پاس احمد رضا کے پاس بھیجی کہ تم اپنے فتوٰی کے مطابق اپنا نکاح صحیح ثابت کرو۔ مولوی احمد رضا ثابت نہیں کرسکا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ایک آیت آتی ہے اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔

﴿لقد نصر کم اللہ ببلر و انتم اذلۃ﴾

اللہ کے نبی اور ان کے صحابہ بدر میں تشریف لے گئے تھے یا نہیں؟۔ اللہ کے نبی ﷺ خود تشریف لے گئے تھے اور صحابہ ؓ بھی تشریف لے گئے تھے۔

﴿لقد نصر کم اللہ ببدر﴾

اللہ تبارک وتعالٰی نے تمہاری مدد کی بدر میں اور تم اس وقت عاجز تھے یہ ترجمہ مولوی احمد رضا نے خود کیا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ذلیل کا لفظ عربی زبان میں عاجز اور بے سروسامان کے لئے آتا ہے خدا کی طرف سے جو کچھ مخلوق کو ملا ہے یا اس میں مخلوق کا کچھ اپنا بھی ہے؟۔ (سب کچھ خدا کی طرف سے ہے) خالق کے مقابلے میں ساری مخلوق بے سروسامان ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ بات بطور نظیر کے میں عرض کر رہا ہوں ورنہ وہاں نبی کریم ﷺ کا نام ہرگز نہیں اور خواہ مخواہ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ قرآن میں ہے کہ انسان ظالم اور کافر ہے۔ اب مولانا انسانوں

سے کس طرح نکالیں گے۔ ہمارے علماء نے یہ لکھا ہے اور ان کے مولوی بھی یہ مانتے ہیں کہ ایک عنوان اجمالی ہوتا ہے اور ایک تفصیلی ہوتا ہے۔ خدا ہر چیز کا خالق ہے یا نہیں؟۔ (ہے) اس میں کسی قسم کا کوئی شک تو نہیں ہے؟ (نہیں ہے) بندروں کا خالق ہے یا نہیں؟۔ ہمارے علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر بندروں اور خنزیروں کا خالق صاف طور پر کہا جائے تو یہ کفر ہے اللہ کی توہین ہے۔ حالانکہ بندر مخلوق میں شامل ہیں یا نہیں؟۔

مولانا وعظ کرتے ہیں میری بہنو، میری بیٹیو، میری ماؤ۔ اب اس تقریر میں مولانا کی بیوی بھی بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ مولانا نے یہ تو کہا تھا میری ماؤ، میری بہنو، میری بیٹیو لیکن میری بیویو نہیں کہا تھا اس لئے جو بیوی سامنے بیٹھی ہے یا تو ماں میں شامل ہوگئی یا بیٹی میں شامل ہوگئی یا بہن میں شامل ہوگئی ہے۔ مولانا صاحب کا نکاح باقی نہیں رہا۔ ہر زبان میں ایسے عنوانات ہوتے ہیں جو اجمالی ہوتے ہیں۔ ان عنوانات میں یقینی طور پر کسی شخص کو شامل کرنا غلط طریقہ ہے۔

مولانا ابھی تک اس بات کا جواب نہیں دے سکے۔ یا تو مولانا اسماعیل شہیدؒ کی کتاب سے اس کا توبہ نامہ دکھا دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ ان کی توبہ کے بعد احمد رضا نے ان کے کفریات پر جو یہ کتابیں لکھیں ہیں یہ قرآن وحدیث کی کس آیت پر عمل تھا۔ توبہ کرنے کے بعد ان کے کفریات پر کتابیں لکھنا۔ اور اگر یہ نہ دکھا سکیں تو یہ تقریر کریں کہ مولوی احمد رضا نے یہ کہہ کر کہ اسماعیل دہلوی نے اللہ کے نبی ﷺ کو ناکارہ کہا اللہ کے نبی ﷺ کو چمار کہا اللہ کے نبی ﷺ کو معاذ اللہ چوڑھا کہا۔ یہ لکھنے کے باوجود اس کو کافر نہیں کہتا اور خود مولوی احمد رضا کا فتویٰ ہے کہ جو ایسے شخص کو کافر نہ کہے وہ خود کافر اور مرتد ہے۔ کسی انسان اور حیوان کے ساتھ اس کا نکاح جائز نہیں جو اسے مسلمان سمجھے وہ بھی اسی طرح ہے۔

اگر مولوی احمد سعید صاحب احمد رضا کو مسلمان کہتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اسماعیل دہلوی کی کفریات پر اس کو کافر نہیں کہتا تو مولوی احمد رضا کا فتویٰ یہ ہے کہ جو ایسے کو مسلمان سمجھے وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔ اس کا نکاح جائز نہیں اس کی اولاد جائز نہیں۔ اب یہ پتا چلے گا کہ مولوی احمد رضا خان کا نکاح اور اس کا اسلام کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ اس نے خدا کے ایک ولی کو اپنی طرف سے نبی اور رسول کا لفظ شامل کر کے گستاخ کہا۔ اللہ کے ولی کی یہ کرامت ہے کہ مولوی احمد رضا اپنی زندگی میں اپنے فتوؤں کی وجہ سے اپنا ایمان نہیں ثابت کر سکا۔

مولوی سعید اسد۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ ۔

میں سوچ رہا تھا کہ مولانا آگے بھی کوئی بات کریں گے یا وہی بات بار بار کریں گے۔ مولانا نے کہا تھا کہ وہاں رسول خداﷺ کا نام نہیں ہے۔ دیکھئے وہاں عبارت ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی اب دیکھیں یہ اردو کی عبارت ہے، عربی کی نہیں ہے، سنسکرت کی نہیں ہے، انگریزی کی نہیں ہے۔ کونسے کلمے کے ساتھ آپ نے حضورﷺ کو خارج کیا۔ دیکھئے بڑی مخلوق کون ہے؟ مولانا کہہ رہے ہیں کہ نام نہیں آیا میں کہہ رہا ہوں کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ پھر مولانا نے بیوی، بیٹی والی مثال دی کیا مولانا وہاں یہ کہیں گے کہ ہر عورت جو یہاں بیٹھی ہے وہ میری بہن ہے۔ کیا خدا کے بندے اور خدا کے ولی یہ بڑی مخلوق ہیں یا نہیں۔ اب اللہ کہتے ہیں۔

﴿و للہ العزۃ و لرسولہ و للمؤمنین﴾

اور مولوی اسماعیل صاحب کہتے ہیں بڑی مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ بڑی مخلوق کون ہے۔ ہوسکتا ہے پہاڑ بڑی مخلوق ہوں اور مولانا چھوٹی یا ہاتھی بڑی مخلوق ہوں اور اور مولانا چھوٹی مخلوق ہوں۔ میں کہتا ہوں ہر مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اب میں وہ بات پیش کرتا ہوں جو تمام علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے دوسرا معیار یہ ہوسکتا ہے کہ اردو میں جب یہ فقرے استعمال کئے جائیں تو اہل زبان اس کا کیا مفہوم سمجھتے ہیں۔

یہ کتاب ہے اس کے لکھنے والے ہیں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمدؒ مدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ صاحب، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب، مولانا محمد یوسفؒ بنوری، مولانا رشید احمد صاحب، مولانا حکیم اختر صاحب، مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدیر بینات کراچی، انہوں نے مودودی صاحب کے خلاف یہ کتاب لکھی ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی عبارتوں میں اللہ والوں کی شان میں توہین کی ہے۔ تو مودودی صاحب کہتے ہیں کہ ان کی عبارتوں میں توہین نہیں ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ توہین ہوگی یا نہیں ہوگی یہ اور معیار ہے اور دوسرا یہ ہوسکتا ہے کہ اردو میں جب یہ فقرے استعمال ہوتے ہیں تو اہل زبان ان کا کیا مطلب لیتے ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ کہا کہ ہر مخلوق خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اللہ کی شان سے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ اس بڑی مخلوق میں اللہ کے نبیﷺ داخل نہیں ہیں۔ میرے دوستو اور بزرگو! مولانا نے کہا تھا کہ اگر حضور علیہ السلام کا نام نکل آئے تو میں کہوں گا کہ وہ کافر اور مرتد

ہے۔میرے دوستو یہ گستاخی کوئی ایک جگہ تو نہیں ہے نام بھی موجود ہے۔

تقویۃ الایمان میں ہے کل انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ دیکھئے تو ان کی عبارت ہے۔ یہ ایسے کلمات انبیاء علیھم السلام کی شان میں کہتے رہتے ہیں دیکھئے میں دوسری عبارت پیش نہیں کررہا بلکہ میں اپنی اس عبارت کی تائید میں پیش کررہا ہوں۔ سب اس کی بڑے بھائی کی سی تعبیر کیجئے۔

یہ اپنی خود ساختہ توحید کے نشے میں انبیاء اور اولیا کی شان میں گستاخیاں کرتے رہتے ہیں ٹھیک ہے یہ بھی توحید ہے۔ لیکن ہماری توحید جبرائیلی توحید ہے، ہم اس توحید کو نہیں مانتے جس میں اللہ کے نبیوں اور ولیوں کی عزت نہ کی جائے۔

میرے دوستو اور بزرگو! میری توحید اور ہے اور ان کی توحید اور ہے، ہم خدا کو بھی مانتے ہیں اور جس جس کو خدا منواتا ہے اس کو بھی مانتے ہیں۔ میرے دوستو میں اس بات کو بند کروانا چاہتا ہوں اور آپ سے فیصلہ کروانا چاہتا ہوں کہ مولانا نے جو یہ کہا ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ مولانا نے خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کا نام لیا ہے کہ تقویۃ الایمان میں رسول پاک ﷺ کا نام ہے جناب یہ ٹیپ ہو رہا ہے میں نے یہی کہا ہے کہ ہر مخلوق خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اور پھر بتایا تھا کہ بڑی مخلوق رسول پاک ﷺ ہیں۔ مولانا نے ایک آیت بھی پڑھی تھی

﴿ولقد نصر کم اللہ ببدر و انتم اذلۃ﴾

کہ خدا نے یہاں اذلہ کہا ہے اور جب ترجمہ کرنے لگے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین. .

مولانا نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ صاحب اور باقی علمائے دیوبند نے لکھا ہے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ اردو عبارت جو ہے اس کا معنی اہل زبان نے کیا سمجھا ہے۔ حضرت شاہ شہیدؒ کی زندگی میں اہل زبان موجود تھے یا نہیں کسی اہل زبان نے ان الفاظ پر اعتراض کیا ہو۔ جس پر آج مولوی سعید صاحب اعتراض کررہے ہیں۔ شاہ شہیدؒ کے زمانے کے علماء اہل زبان تھے۔ شاہ اسماعیل کی شہادت کے بعد مولوی احمد رضا نے یہ اعتراضات شروع کئے ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ ان علماء نے جو خاموشی اختیار کی ہے اور ان گستاخیوں کو کفر نہیں کہا وہ سارے کے سارے علماء جنہوں نے شاہ شہیدؒ کو کافر نہیں کہا کیا وہ بھی کافر تھے؟